مطرقۃ الحدید

برفتویٰ

مولوی رشید

علماء دیوبند کی خیانتوں اور مرزا غلام احمد قادیانی
کے حنفی ہونے پر مسکت اور مدلل گفتگو

محمد یحییٰ گوندلوی

ناشر
ناظم جامعہ رحمانیہ اہلحدیث
قلعہ دیدار سنگھ ؛ پاکستان

علماء دیوبند کی خیانتوں اور مرزا غلام احمد قادیانی
کے حنفی ہونے پر مسکت اور مدلل گفتگو

نام کتاب ———— مطرقۃ الحدید برفتوی مولوی رشید

مولف ———— محمد یحییٰ گوندلوی

تعداد ———— ایک ہزار

ناشر ———— عصمت اللہ ظہیر

کتابت ———— عمران محمود برکت پورہ

مطبوعہ ————

ملنے کے پتے

1- جامعہ رحمانیہ اہلحدیث قلعہ دیدار سنگھ
2- ادارہ اشاعۃ الحدیث محلہ اسلام آباد گوندلانوالہ ضلع گوجرانوالہ
3- مکتبہ نعمانیہ اردو بازار گوجرانوالہ
4- جامع تبلیغ القرآن جگا نوالہ تحصیل حافظ آباد
5- مکتبہ تنظیم اہلحدیث چوک دالگراں لاہور
6- دفتر مرکزی جمعیت اہلحدیث گوجرانوالہ

کوئی صاحب اس کتاب میں غلطی پائے تو اسکی اطلاع کر دے

آئینہ کتاب

تقریب

مولانا محمد داؤد راشد صاحب کوٹلی ورکاں ضلع شیخوپورہ

انسان جب کتاب وسنت کو ترک کرتا ہے۔ وہ منزل مقصود سے بھٹک جاتا ہے۔

اس کی بنیادی وجہ رہبر کامل سے بغاوت ہوتی ہے اور اس کی بغاوت کا پہلا کام قیاس فی الدین ہوتا ہے۔ بقول رومی کے

اوّل آں کس کہ قیاسے کہا نمود
پیش انوار خدا ابلیس بود

رہبر کامل سے بے نیاز ہونے والا ایسی گمراہی میں پڑ جاتا ہے۔
جہاں بسا اوقات صحابہ اکرام کی عظمت کو بھی خاطر میں نہیں لاتا اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر صحابی کو بھی غیر فقیہ[1] کہہ مارتا ہے۔
اور اگر کوئی حدیث سنائے تو یہ چڑتا ہے بلکہ قرآن حدیث کی آواز سے بدکتا ہے۔ عرف عام میں اس کو حنفی کہتے ہیں۔
نیچریت اور فتنہ انکار حدیث اس کی ترقی یافتہ صورتیں ہیں۔
اور جہاں تک انکار ختم نبوت کا تعلق ہے وہ تو اس کا خود کاشتہ پودہ ہے دنیا کی تاریخ مذاہب پر نظر ڈالیں تو ماننا پڑے گا کہ

---

[1] نور الانوار ص ۱۸۳۔ اعجاز احمدی از مرزا صاحب

یہاں بھی تقلید پیدا ہوئی۔ پھر اسی کوکھ سے مرزائیت جیسے مذہبوں نے جنم لیا عقیدہ میں دونوں کتنا یکساں ہیں۔

اس کا اندازہ ان کے تصوّرِ ختم نبوت سے ہی ہو سکتا ہے۔

آگے بڑھیں تو دوسرے عقائد و اعمال میں بڑی یکسانیت ہے۔ مثلاً

دونوں گروہ کا مقلد ہونا[1]

رفع الیدین کا تارک ہونا[2]

اور فقہ حنفی پر عمل کی دعوت دینا[3] وغیرہ وغیرہ۔

چنانچہ تنگ آمد بجنگ آمد کے قاعدہ کے تحت جناب مولانا محمد یحییٰ گوندلوی صاحب مدظلہ کی زیرِ نظر تصنیف اسی موضوع پر ہے۔

اپنی دوسری تصانیف کی طرح یہاں بھی آپ کا استدلال نہایت واضح اور مضبوط ہے۔ ظن و تخمین سے کام لینے کی بجائے ہر جگہ حتمی اور فیصلہ کن انداز میں بات کی گئی ہے۔ بہرحال حضرت مولانا مدظلہ نے رازداروں میخانہ سے پردہ اٹھا کر بہت سے سربستہ حقائق کو واشگاف کر دیا ہے اور فی الاصل یہ اُن کی عظیم علمی خدمت ہے۔ فرقہ بندی کی فضا اچھی نہیں مگر اس کا ذمہ دار کون ہے منصف مزاج و تحقیق پسند حضرات اس کتابچے کو پڑھ کر بخوبی ان اختلافات کی نوعیت بھانپ سکتے ہیں۔ جو اہلحدیث اور مقلدین کے مابین وجہ تنازع بنے ہوئے ہیں قلیل التعداد صفحات میں کثیر التعداد انکشافات میں جو ہر دیکھنے والے کو چونکا دیتے ہیں۔

داؤد ارشد آف کوٹلی ورک من مضافات نارنگ منڈی۔

---

[1] ملفوظات مرزا ص۳۳۳ جلد۱ [2] سیرۃ المہدی ج۱ ص۱۶۲ [3] مجدد زماں ص۲۱۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابتدائیہ

مقلدین دیوبند کی طرف سے ایک رسالہ بنام فتویٰ امام ربانی برمرزا قادیانی شائع ہوا۔ جس کے مولف مولوی عبدالحق خاں بشیر بن مولانا سرفراز صفدر ہیں۔ اس رسالہ میں مولف نے اپنے قدیم روائتی انداز میں مسلک اہلحدیث اور علماء اہلحدیث کو بدنام کرنے میں کوئی کسر باقی نہیں اٹھا رکھی۔

یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ قادیانی فتنہ کا تدارک اور استیصال کے لئے سب سے پہلے علماء اہلحدیث زادھم اللہ شرفاً ہی میدان میں اترے۔ یہ اس وقت کی بات ہے۔ جب علماء دیوبند اپنے ایک حنفی مولوی مرزا غلام احمد قادیانی کے نظریات کے بارے میں متردد تھے اور بلکہ اکثر ہمنوا تھے۔

مرزا کا مقابلہ کرنے والے کون تھے؟ یہ مرزا کی کتابیں ہی شہادت دیتی ہیں کہ وہ صرف اور صرف علماء اہلحدیث ہی تھے۔ یہ شہادتیں مرزا کی کتابوں کے سینکڑوں صفحات میں پھیلی ہوئی ہیں۔ آپ مرزا کی کوئی کتاب اٹھا کر دیکھیں تو اس میں آپ کو مرزا اہلحدیث کو عام مقلدین مولویوں کی طرح سب وشتم اور گالی گلوچ دیتا ہوا نظر آئے گا۔ اور چیخ چیخ کر کہہ رہا ہے کہ میرے مخالف اہلحدیث ہیں۔ میرا تاروپود بکھیرنے والے اہلحدیث ہیں۔ لیکن خان صاحب کو مرزا کا یہ حقیقت برمبنی

واویلا ایک جھوٹ اور فریب نظر آرہا ہے۔ وُہ حقیقت کے برعکس کہتے ہیں کہ مرزا کے حامی اہلحدیث تھے۔ وہ تو علماء دیوبند تھے جنہوں نے مرزا کی بھرپور مخالفت کی۔ حقیقت میں یہی انصاف کا بہت بڑا خون ہے کہ مدعی (مرزا) تو ان کا ذکر کرنے کو تیار نہیں۔ بلکہ بہ خود بخود فریق مخالف بننے کی کوشش اور تگ ودو میں مصروف ہیں۔ وہ بھی کب سے؟ جب کہ مرزا کو نصف صدی سے زیادہ عرصہ ہونے کو ہے کہ وہ لقمہ اجل بن چکا ہے۔ مؤلف فتویٰ امام ربانی نے اپنی عادت مستمرہ (ان یحمدوا بما لم یفعلوا) سے مصداق بعض علماء دیوبند کے چہروں سے بدنما داغوں کو قلم کے زور دھونے کی سعی لاحاصل کی ہے۔ موصوف نے اس مختصر رسالہ میں ضرورت سے بڑھ کر خیانت فریب اور دھوکہ سے کام لیا ہے۔ گویا کہ خان صاحب کا یہ رسالہ خیانتوں کا خزانہ اور جھوٹوں کا مجموعہ ہے۔ (خزینۃ الخیانات ومجموعۃ الاکاذیب)

ہمارا یہ مختصر رسالہ فتویٰ امام ربانی کے جواب میں صرف ایک مقدمہ ہے۔ مفصل جواب بعد میں انشاء اللہ شائع کیا جائے گا۔ اس کا نام راقم نے مسارقۃ الحدید بر فتویٰ مولوی رشید تجویز کیا ہے۔ اس میں جتنے حوالے ہیں وہ تمام اصل کتابوں سے نقل کئے گئے ہیں۔ ہاں چند ایک حوالے جو دوسری کتابوں سے لئے گئے ہیں۔ ان کی تصریح بھی موقع پر کر دی گئی ہے۔

میں اس سلسلہ میں برادرم محترم مولانا داؤد ارشد آف نواں کوٹ (گوجرانوالہ) کا انتہائی مشکور ہوں کہ انہوں نے حوالوں کے لئے اپنا قیمتی وقت نکال کر مرزا کی اصل کتابیں مہیا کیں۔ اور اس سلسلہ میں جتنا تعاون ہو سکتا تھا۔ انہوں نے اس سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

اللہ کریم سے دعاگو ہوں وہ کہ طریقۃ الحدید کو حق و باطل کے مابین امتیاز اور حد فاصل بنا دے۔ آمین یارب العالمین۔

محمد یحییٰ بن محمد یعقوب گوندلوی
مدرس اعلیٰ جامعہ رحمانیہ اہلحدیث
قلعہ دیدار سنگھ
۴ر جنوری ۱۹۸۷ء

اہلحدیث اور اقتداء مرزا

جماعت اہلحدیث علی العموم مرزائی امام کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں سمجھتے کیونکہ یہ لوگ گمراہ اور مرتد ہیں۔ مفتی جماعت اہلحدیث شارح ابوداؤد شریف اور شاگرد خاص حضرت شیخ الکل میاں نذیر حسین دہلوی جناب علامہ شمس الحق محدث ڈھلیانوی فرماتے ہیں۔

میرے نزدیک جیسا کہ اس وقت ہم نے سمجھا ہے اقتداء فرق ضالہ گمراہ فرقوں کی اقتداء مثل مرزا قادیانی و اتباع مرزا اور روافض وغیرھم من اھل البدعۃ والھواء ہرگز جائز نہیں [1]

یہ ایک انفرادی فیصلہ اور فتویٰ نہیں بلکہ یہی فتویٰ دیگر اکابر اہلحدیث کا ہے۔

[1] فیصلہ مکہ صفحہ

علماء دیوبند کی خیانتیں

علماء دیوبند نے فقہ حنفی کو کتاب وسنت سے ہم آہنگ کرنے کیلئے فقہ کی نوک جھونک کو درست کرنا گوارہ نہیں کیا۔ بلکہ قرآن و حدیث میں لفظی و معنوی تحریف اور خیانت کرنے سے کوئی گریز نہیں کیا۔ کتاب اللہ میں تحریف یہود یوں کا فعل تھا۔ ان کے بعد عیسائی اس فعل قبیح کے مرتکب ہوئے۔ اور جب اسلام میں مختلف فقہوں کو شریعت کا درجہ دیا جانے لگا تو ہر ایک فریق نے اپنی فقہ کو سچا ثابت کرنے کے لئے تحریف وخیانت سے کام لیا۔ اگر صرف علماء دیوبند کی تحریفات کو جو انہوں نے عمداً کی ہیں ذکر کیا جائے تو ایک ضخیم کتاب بن جائے گی۔ اس موضوع پر تفصیلی بحث ہم انشاء اللہ کوفہ سے دیوبند تک۔ میں کریں گے۔ فی الحال ہم آپ کے سامنے تحریفات کے چند نمونے رکھتے ہیں۔

قرآن میں تحریف

۱۔ مولوی محمود الحسن دیوبندی تقلید کے وجوب کو قرآن سے ثابت کرنے کے لئے بہت ہاتھ پاؤں مارتے ہیں۔ لیکن کہیں تقلید کا قرآن سے جواز نہیں پاتے بالآخر قرآن میں ہی تحریف کرتے پر عبارت کر لیتے ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم کی آیت فان تنازعتم فی شیئ فردوہ الی اللہ والرسول۔ الایہ میں یوں تحریف کرتے ہیں فان تنازعتم فی شیئ فردوہ الی اللہ والرسول والی اولی الامر منکم۔ میں آخری

الفاظ واولی الامر منکم کا اضافہ کر دیتے ہیں۔ پھر اس پر مستزاد یہ لکھتے ہیں کہ جس قرآن مجید میں یہ آیت (صحیح الفاظ کے ساتھ) ہے اسی قرآن میں آیت مذکورہ بالا معروضہ احقر بھی موجود ہے [۱]۔

۲۔ حدیث میں تحریف۔

نماز تراویح کے سلسلہ میں حضرت حسن بصری سے ایک روایت ہے جس کے الفاظ یہ ہیں۔ اِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَمَعَ النَّاسَ عَلٰی اُبَیّ بن کعب فَکَانَ یُصَلِّی لَهُمْ عِشْرِیْنَ لَیْلَةً (ابوداؤد شریف) لیکن علماء احناف کی ستم ظریفی کہ انہوں نے لیلۃ کو رکعۃ میں عمداً بدل دیا۔ تاکہ بیس۲۰ تراویح ثابت کر سکیں اور یہ تحریف ۱۳۱۸ھ میں کی گئی۔ ورنہ اس سے پہلے جتنے ابوداؤد شریف کے نسخے طبع ہوئے سب میں لفظ لیلۃً ہی ہے اور اس کے بعد بھی جو نسخے دیوبندیوں کی دسترس سے باہر چھپے ان میں بھی لفظ لیلۃً ہے۔

۳۔ قراۃ خلف الامام کے سلسلہ میں حضرت جابر والی روایت جو جابر جعفی اور دیگر علل کی وجہ سے ضعیف ہے۔ لیکن علماء دیوبند نے اس کو صحیح ثابت کرنے کے لئے اس کی سند میں تحریف کر ڈالی۔ اصل سند یہ ہے حدثنا علی بن محمد۔ حدثنا عبید اللہ بن موسٰی۔ عن الحسن بن صالح عن جابر عن ابی الزبیر عن جابر ہے [۲]

لیکن جب ابن ماجہ دیوبندی علماء نے طبع کی تو حدیث کی مذکورہ سند میں ایسے تحریف کی اور سند عن الحسن بن الصالح عن جابر وابی الزبیر عن جابر [۳] لکھ دی۔ تاکہ جابر جعفی جو بقول امام ابوحنیفہؒ کذاب تھا۔ کی متابعت ابوالزبیر سے ہو سکے۔ حالانکہ ابن ماجہ کے وہ نسخے جو احناف کے پنجۂ تحریف کا شکار نہیں ہوئے تمام نسخوں میں سند عن الحسن بن الصالح عن جابر عن ابی الزبیر موجود ہے اسی

---

[۱] ایضاح الادلہ ص۹۷ [۲] ابن ماجہ ص۶۱ طبع سرگودھا [۳] ابن ماجہ ص۶۱ طبع کراچی

طرح مزی نے تحفۃ الاشراف ص۲۹ ج ۲ میں ذکر کی ہے۔ انہوں نے تمام اطراف میں اس طریقہ سے سند کو ذکر نہیں کیا جو علماء دیوبند نے اپنی طرف سے عن کو گرا کر داؤد کے اضافے سے لکھی ہے۔

۴۔ صحیح بخاری کے محشی مولانا احمد علی سہارپوری ایک حدیث میں اس طرح خیانت کرتے ہیں عن عبادۃ بن الصامت اتہ علیہ السلام قال لا یقرآن احد منکم شیئاً من القرآن انی اجہرت بالقرآن [۱]

یہ روایت انہوں نے بحوالہ ابو داؤد نقل کی ہے اور فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔ کیونکہ اس روایت اور اس حدیث کے سب راوی معتبر ہیں [۲]

ابو داؤد کے تمام نسخوں میں یہ روایت ان الفاظ کے ساتھ موجود ہے۔

فلا تقرؤا بشئ من القرآن اذا جہرت الا بام القرآن [۳]

لیکن اس دیوبندی حنفی شیخ الحدیث والفقہ نے یہ خیانت کی۔ کہ اس میں ام القرآن کے الفاظ کو حذف کر دیا۔ تاکہ اس صحیح حدیث سے فاتحہ خلف الامام کا وجوب ثابت نہ ہو جائے۔

۵۔ مولانا مناظر احسن گیلانی نے سوانح قاسمی کے نام سے ایک کتاب لکھی۔ جب وہ طبع ہونے کے لئے گئی تو اس کتاب کا کیا حشر ہوا؟ اس کا ایک ہلکا سا خاکہ مولانا عامر عثمانی دیوبندی نے مولانا مناظر احسن گیلانی سے ہی بیان کیا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔

کیا بتاؤں بھائی؟ کمال ہو گیا جو کچھ میں نے لکھا تھا وہ تو کچھ اور ہی تھا۔ ہم نے پوچھا اس کا کیا مطلب ہوا؟ انہوں نے فرمایا میرے تقریباً پانچ سو صفحات بدل دیے

---

[۱] الدلیل القوی ص۵ [۲] ابو داؤد مع عون المعبود ص۳۰۳ ج۱ و ابو داؤد طبع بیروت ص۲۱۸ ج۱ و ابو داؤد مع معالم السنن ص۵۱۹ ج۱

گئے ہیں۔ مولانا عامر فرماتے ہیں اس حقیقت کو اور بھی حضرات جانتے ہیں اور
اور وہ ابھی زندہ ہیں کہ دارالعلوم کی طرف سے چھاپی ہوئی دارالعلوم کی مستند
تاریخ سوانح قاسمی کیسی بے تکلفی کے ساتھ اصل مسودے میں تغیرات کر کے
چھاپی گئی۔ اور یہ تغیرات معمولی نہیں بلکہ وسیع تر اور بنیادی ہیں[1]

ظاہر ہے کہ یہ تحریف کسی ایک فرد کا کام تو نہیں ہو سکتا کہ وہ ایک کتاب
کے پانچ سو صفحات تبدیل کر دیتے بلکہ یہ تو ایک اجتماعی یا بہت سے احباب
کے مشورہ اور سازش سے ہی ہوا ہو گا تا ؟ گویا کہ ہم اسے احباب دیوبند کی اجتماعی
تحریف کہہ سکتے ہیں۔

ع سب جانتا ہوں میں مجھے غافل نہ جانیئے۔ ہر ایک بات ان کی میری نظر میں ہے

فتویٰ امام ربانی اور خیانتیں۔

یہ رسالہ صرف ۸۷ صفحات پر مشتمل ہے۔ لیکن اس میں حیرت کن بات یہ ہے کہ اس
مختصر رسالہ میں جابجا خیانتوں اور فریب کاریوں سے کام لیا گیا ہے وہ اس لئے کہ موصوف
کے والد محترم جو موجودہ علماء دیوبند میں بلند شخصیت کے حامل ہیں۔ انہوں نے
بھی اپنی کتابوں میں خیانتوں اور مغالطات کے حربوں کو آزمایا ہے۔ شاید بیٹے
باتمیز نے بھی خیانت گری میں مہارت ورثہ سے ہی پائی ہو۔ مولانا سرفراز کے
مغالطات اور خیانتوں کا تذکرہ ان اوراق میں نہیں کریں گے۔ کیونکہ ہم نے
فتویٰ امام ربانی پر ہی بحث کرنی ہے۔ لہٰذا ہم اختصار کو ملحوظ خاطر رکھتے
ہوئے فتویٰ امام ربانی کی صرف چند خیانتوں اور فریب کاریوں کو طشت ازبام
کرتے ہیں۔

۱۔ مرزا کو غیر مقلد ثابت کرنے کے لئے خان صاحب کے پاس کوئی ایسی

---

[1] تحریک جہاد ص۱۰۶ از مولانا صلاح الدین یوسف۔

معقول دلیل نہ تھی۔ جس پر وہ حتمی فیصلہ دے سکتے۔ کہ مرزا غیر مقلد تھا۔ چونکہ انہوں نے مرزا کو ہر صورت میں اہلحدیث ثابت کرنا تھا خواہ انکو جھوٹ سے زمین و آسمان کے قلابے ملانا پڑتے۔ لہٰذا خان صاحب نے خیانت کرنے میں عافیت سمجھی موصوف ایک حنفی دیوبندی مولوی کی کتاب رئیس قادیان ص۱ ج ۲ سے حوالہ نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

یہ شخص میری دانست میں غیر مقلد معلوم ہوتا ہے [۱]

یہ کتاب ان کے مولوی کی ہے۔ اگر اس میں یہ عبارت موجود بھی ہوتی تو پھر بھی اس میں کوئی مضائقہ نہیں تھا۔ کیونکہ ہو سکتا تھا کہ انہوں نے اپنا دامن بچانے کے لئے مرزا کو غیر مقلد لکھ دیا ہو۔ لیکن ہماری حیرت اس وقت گم ہوئی جب ہم نے اصل کتاب رئیس قادیان ص۱ ج ۲ ملاحظہ کی۔ جس کا حوالہ خان صاحب نے دیا ہے اس میں اصل عبارت ان الفاظ سے ہے یہ شخص میری دانست میں لامذہب معلوم ہوتا ہے [۲]

قارئین کرام، موصوف کی چابکدستی ملاحظہ ہو کیسے روز روشن میں بھی بینائی والوں کو آندھا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ لفظ لامذہب کو بدل کر اسے غیر مقلد کے لفظ میں بدل ڈالا دیحرفون الکلم عن مواضعہ،

۲۔ مرزا کے سلسلہ میں خان صاحب لکھتے ہیں۔

حضرت میاں نذیر حسین دہلوی نے مرزا کا نکاح علماء لدھیانہ کے فتویٰ کفر کے ایک سال بعد پڑھایا تھا [۳]

یہ بھی ایک بڑی خیانت ہے۔ حضرت میاں صاحب نے مرزا کا نکاح اس وقت پڑھایا تھا جبکہ مرزا نے ایسے دعوے نہیں کئے تھے اور نہ ہی مرزا پر کسی نے کفر کا فتویٰ لگایا تھا۔ اس بات کی شہادت ایک مسلمہ قادیانی مورخ عبدالقادر قادیانی یو دیتا ہے۔

---

[۱] فتویٰ ص۷ [۲] رئیس قادیان ج ۲ ص۱ [۳] فتویٰ ص۴۷

۱۷/ نومبر ۱۸۸۹ء کو خواجہ میر درد کی مسجد میں بین العصر والمغرب گیارہ سو مہر پر اس مبارک نکاح کا اعلان مولوی سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی نے کیا[1]

حنفی دیوبندی مورخ مولوی رفیق دلاوری بھی اس نکاح کے متعلق لکھتے ہیں۔

کہ مرزا صاحب ایسے وقت میں جب کہ علماء ملت نے ہنوز مرزا صاحب کے کفر و ارتداد کا فتویٰ صادر نہیں کیا تھا۔ اور مرزا صاحب بھی اب تک اپنے نہ ماننے والوں کو کافر نہیں قرار دیتے تھے[2]

بارے آشنا نکلا ان کا پاسباں

اب بتایئے خان صاحب آپ جھوٹے ہیں یا آپ کا بڑا؟

علماء لدھیانہ کا نام نہاد فتویٰ

بقول خان صاحب علماء لدھیانہ نے مرزا کے کافر ہونے کا فتویٰ نکاح مرزا سے ایک سال قبل دیا تھا[3]

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ نام نہاد مشتہر فتویٰ دیوبندی تحقیق میں کب دیا گیا تو سنیئے آپ کے مورخ کی زبانی۔

جس روز قادیانی صاحب لدھیانہ میں قدم فرما ہوئے مولوی محمد، مولوی عبداللہ اور مولوی اسماعیل صاحبان نے۔ کتاب براہین۔ کا نظر غائر سے مطالعہ کیا۔ اس میں کلمات کفریہ کی بڑی کثرت و فراوانی پائی۔ اس کے بعد شہر میں اعلان کر دیا گیا کہ یہ شخص مجدد نہیں بلکہ زندیق اور خارج از اسلام ہے اور فتوے چھپا کر گرد و نواح کے شہروں میں روانہ کئے[4]

۱؎ حیات طیبہ ص۲۸۶ ۲؎ رئیس قادیان ج۱ ص۶۶ ۳؎ فتویٰ ص۴

۴؎ رئیس قادیان ج۲ ص۳

مذکورہ عبارت سے واضح ہوتا ہے کہ مرزا پر (بصورت ثبوت) لدھیانہ کے علماء نے اس وقت فتویٰ لگایا جب مرزا لدھیانہ میں گیا۔ آیئے اب دیکھیئے وہ لدھیانہ کب گیا؟ مشہور قادیانی مورخ عبدالقادر لکھتا ہے۔ حضرت اقدس ۱۸۸۹ء کے شروع میں لدھیانہ تشریف لے گئے [۱]

میاں صاحب نے ۱۸۸۴ء میں مرزا کا یہ نکاح پڑھایا تھا۔ جب کہ مرزا ۱۸۸۹ء یعنی نکاح کے پانچ سال بعد لدھیانہ گیا تو پھر بقول دیوبندی وہاں کے علماء نے مرزا پر کفر کا فتویٰ لگایا۔ خان صاحب نے حقائق سے کس قدر اغماض کیا۔ جو واقعہ پانچ برس بعد وقوع پذیر ہوا۔ اس کو چھ سال پیچھے لانے کی کوشش کی۔ اس غلط بیانی کا مقصد یہ تھا کہ قادیانیوں کے متعلق اہلحدیث کی سنہری خدمات پر جھوٹ کا زنگ لگایا جا سکے۔ اور علماء اہلحدیث کی بلند خدمات کو غلط انداز میں پیش کیا جا سکے۔

کئے لاکھوں ستم اس پیار میں بھی آپ نے ہم پر
خدانخواستہ اگر خشمگین ہوتے تو کیا کرتے،

۳۔ خان صاحب۔ مرزا اور عبداللہ چکڑالوی کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

مرزا قادیانی پہلے غیر مقلد تھے [۲]

پھر اس عبارت کی تکمیل کے بعد موج کوثر صد کا صفحہ نوٹ فرمایا ہے۔ موج کوثر کوئی ایسی نایاب کتاب نہیں جو اشاعتہ السنتہ کی طرح بازار سے ملتی نہ ہو۔ جس میں آپ جس طرح چاہیئے کھلے بندوں تحریف کر جائیں۔ جاؤ اٹھاؤ موج کوثر اس کا ایک ایک صفحہ کھنگال مارو مرزا کا اس میں نہ وہ تذکرہ ملے گا۔ لیکن جو خان صاحب نے الفاظ نقل کئے ہیں وہ کہیں ڈھونڈنے سے بھی نہ مل سکیں گے۔ ہاں اگر اب کوئی دیوبندی اس کو طبع کرے تو پھر یہ ممکن ہے۔

---

[۱] حیات طیبہ ص۹۴ [۲] فتویٰ ص۳۵

۴ - خان صاحب حافظ عنایت اللہ اثری کے تعارف میں لکھتے ہیں کہ وہ حیات مسیح کے منکر تھے [1]

حافظ اثری مرحوم کو حیات مسیح کا منکر لکھنا رجماً بالغیب اور بد دیانتی ہے۔ وہ اس لئے کہ اثری صاحب نے حیات مسیح پر مستقل کتابیں لکھی ہیں جن میں بعض یہ ۱۔ کبل الموفی ۲۔ گوسالہ سامری ۳۔ قطع الوتین

قطع الوتین میں اثری صاحب نے مرزا بشیر الدین کو حیات مسیح کے بارے میں چیلنج کیا ہے خان صاحب کی اثری صاحب سے متعلق کم علمی سمجھے یا پھر بد دیانتی کہ وہ ان کی طرف وہ مسئلہ منسوب کر رہے ہیں۔ جس کے خلاف مولانا نے کئی کتابیں تصنیف فرمائیں۔

ہم طوالت سے اجتناب کرتے ہوئے ان کی سب سے اہم کتاب (جس پر انکو خود بھی فخر تھا) سے ایک حوالہ قارئین کی نظر کرتے ہیں جس سے موصوف کا جھوٹ خود بخود ظاہر ہو جائے گا۔ اثری صاحب لکھتے ہیں۔ فارادوا به کیداً فرفعه الله حیًا الی السماء یہود نے حضرت عیسٰی کے قتل کا منصوبہ بنایا تو اللہ تعالیٰ نے انکو آسمان کی طرف زندہ اٹھا لیا [2]

فتوی کفر سے رجوع

اس بات میں ذرا برابر شک نہیں کہ مولانا محمد حسین بٹالوی رحمۃ اللہ نے مرزا کے غلط خیالات بھانپ کر سب سے پہلے فتویٰ کفر کا متن تیار کیا۔ اور پھر سب سے پہلے فتویٰ کفر کا متن تیار کیا۔ اور پھر سب سے پہلے مرزا پر کفر کا فتویٰ امام وقت شیخ الکل حضرت میاں نذیر حسین محدث دہلوی سے حاصل کیا۔ جس کا تذکرہ چند صفحات کے بعد۔

---

[1] فتوی سے آیات للسائلین ص ۲۷

[2] وہ حیات مسیح کے تو یقیناً قائل تھے لیکن آپ کے والد اور دیگر علماء دیوبند کی طرح حیات النبی

بالتفصیل آئے گا۔ لیکن ہمارے مخاطب کو یہ تو اقرار ہے کہ مولانا محمد حسین بٹالوی نے مرزا پر فتویٰ کفر لگوایا۔ لیکن ساتھ ہی حقائق سے چشم پوشی کرتے ہوتے لکھتے ہیں کہ مولانا محمد حسین بٹالوی نے اس فتویٰ سے رجوع کر لیا تھا سبحانک ھذا بھتان عظیم وہ لکھتے ہیں

لاہوری جماعت کے پیشوا مولوی محمد علی لاہوری نے ایک عجیب و غریب انکشاف کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں حتیٰ کہ اول المکفرین (خان صاحب بریکٹ ڈال کر فرماتے ہیں، (یہ تحقیق درست نہیں۔ کیونکہ مرزا قادیانی کی اول تکفیر علماء لدھیانہ نے کی تھی) مولوی محمد حسین بٹالوی نے بھی جنہوں نے حضرت مرزا صاحب پر کفر کا فتویٰ تیار کرنے میں سب سے زیادہ محنت کی تھی اپنے فتویٰ کفر سے رجوع کیا اور ۱۸۹۹ء میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گرداسپور کی عدالت میں اس اقرار نامے پر دستخط کئے۔ کہ میں آئندہ مرزا غلام احمد قادیانی کو کافر کاذب اور دجال نہیں کہوں گا [1]

اس اقتباس میں قابل غور بات یہ ہے کہ مولوی محمد علی مرزائی لاہوری اس رجوع کا ذکر کرتا ہے۔ جو مرزا کی جماعت کا امیر رہا ہے۔ گویا کہ عبدالحق کے نزدیک اس کاذب کی شہادت سوفیصد درست ہے۔ ایسی شہادت ان کے نزدیک درست کیوں نہ ہوتی کیونکہ اس میں ان کی تسکین کا پورا سامان موجود ہے۔ لیکن حقیقت اس امر کی یہ ہے کہ مولوی محمد علی لاہوری کا سفید جھوٹ ہے۔ اس لئے کہ انہوں نے کسی عدالتی فائل کا حوالہ نہیں دیا۔ اور نہ ہی مولانا بٹالوی نے اپنی کسی تحریر میں اس رجوع کا ذکر فرمایا ہے۔ صرف مولوی محمد علی اکیلے کی شہادت کیسے قبول کی جا سکتی ہے۔ جب کہ خاں صاحب ان کی شہادت کو خود ٹھکرا رہے ہیں۔

---

[1] فتویٰ صد ۵۵

صرف مولوی محمد علی اکیلے کی شہادت کیسے قبول کی جا سکتی ہے جب کہ خاں صاحب ان کی شہادت کو خود ٹھکرا رہے ہیں کہ جب مولوی محمد علی مولانا بٹالوی کو اول المکفرین لکھتا ہے کہ تو خاں صاحب فرماتے ہیں۔

۱۔ مولانا بٹالوی کا اول المکفرین ہونا درست نہیں [1]

۲۔ اسی طرح مولوی محمد علی لاہوری مولوی احمد حسن امروہی کے متعلق لکھتے ہیں کہ انہوں نے بھی فتویٰ کفر نہیں دیا تو خان صاحب کی رگ پھڑک اٹھتی ہے۔ اور فوراً اس کی تردید کر دیتے ہیں [2]

جب مولوی محمد علی نے تمہاری تسکین کا سامان مہیا کیا تو وہ تمہارے نزدیک صادق ٹھہرا اور جب اس نے تمہارے خلاف بیان دیا خواہ وہ حقیقت کے مترادف ہی ہو تم نے اس کی تمام تحقیقات کو ردی کی ٹوکری میں پھینک دیا۔

دو رنگی چھوڑ کر یک رنگ ہو جا
سراسر موم ہو یا سنگ ہو جا

وجہ رجوع

موصوف رجوع کی وجہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ مرزا قادیانی نے مولانا بٹالوی کے متعلق پیشگوئی فرمائی تھی کہ خدا کی طرف سے ایک امر مرزا صاحب کو کشف ظاہر کر رہا ہے وہ یعنی بٹالوی بالآخر ایمان لائے گا [2]

خان صاحب نے اس عبارت کو پیش کر کے مولانا بٹالوی کو قادیانی ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔

انہوں نے یہ عبارت لکھ کر اور اس سے پھر اپنا مدعیٰ ثابت کر کے اس

---

[1] فتویٰ ص ۵۳ [2] فتویٰ ص ۵۴

بات کو تو واضح کر دیا ہے کہ ہم دیوبندی مرزا کے الہام کو درست تسلیم کرتے ہیں۔ ورنہ مرزا کا یہ الہام پیش کرنے کی انکو کیا ضرورت تھی۔ آخر ان کے نزدیک مرزا کا یہ بناوٹی الہام کچھ وزن رکھتا تھا تو تبھی انہوں نے پیش کیا۔

راقم الحروف عرض کرتا ہے کہ اگر مرزا کے اس الہام کو مولانا بٹالوی کے حق میں صحیح مانتا ہے تو پھر تمہیں یہ بھی تسلیم کرنا پڑے گا کہ مرزا کے الہام درست ہوا کرتے تھے؟ اگر یہی بات ہے تو پھر وہ تمہارے نزدیک کاذب نہ ہوا۔ ہاں حقیقت یہی ہے کہ بعض اکابر دیوبند کے نزدیک وہ کافر تھا۔ تفصیل اصل کتاب میں درج کریں گے انشاءاللہ

حقیقت یا افسانہ

فتویٰ رجوع کے متعلق جو بھی موصوف نے ذکر کیا ہے۔ وہ حقیقت کے منافی ہے اس دروغگوئی کا وجود کہاں؟ یہ تو محض ایک افسانہ ہے جو تراشا ہے جو گوجرانوالہ کے احباب دیوبند سے بعید بھی نہیں۔

تجھے جھوٹ سے ہے محبت صدق کا ہے تو دشمن
باطل میں سے ہے تو خوش حق سے ناراض ہے

وہ اس لئے کہ اگر تمہارے اس خود ساختہ رجوع کا کچھ اصل ہوتا تو مولانا کی تحریروں سے اسے پیش کرتے لیکن ایسا تم ہرگز نہیں کر سکے ہاں اگر تم نے رجوع ثابت کیا ہے تو کاذب مرزائی سے یا پھر اپنے سینہ گزٹ سے۔

حقیقت حال یہ ہے کہ مولانا کا عقابی نوک قلم زندگی کے آخری لمحات تک قادیانیوں کی بیخکنی کرتا رہا اور اشاعۃ السنۃ کا ہر شمارہ مرزائیت کے تعاقب اور گرفت میں رہا اس کی تصدیق آپ کا حنفی دیوبندی مورخ مولوی محمد رفیق دلاوری کرتا ہے۔ جس کو ہم خلاصتہً بیان کرتے ہیں۔

مرزا نے مولوی محمد حسین بٹالوی کے مرزائی ہونے کی پیش گوئی کی۔ لیکن اسکی یہ پیش گوئی بھی غلط نکلی۔ مولانا بٹالوی نے مرزائیت قبول کرنے کے بجائے الٹا اخیر وقت تک مرزائیت کے جسم پر چرکے لگاتے رہے اور مرزا کے سینے پر مونگ دلتے رہے تردید مرزائیت تو مولانا کا دن رات کا مشغلہ تھا غرض مرزا کی سینکڑوں دوسری پیش گوئیوں کی طرح یہ پیش گوئی بھی جھوٹی نکلی [1]

؎ تھی خبر گرم کہ غالب اڑیں گے پرزے دیکھنے ہم بھی گئے تھے کہ تماشا نہ ہوا

بتایئے جناب؛ اس مسلمہ دیوبندی مورخ کی شہادت درست ہے یا پھر آپ کی اور محمد علی لاہوری کی۔ فیصلہ انصاف سے کیجئے گا۔

۶؎ جماعت اہلحدیث اور فتویٰ رجوع

خان صاحب لکھتے ہیں کہ بٹالوی صاحب نے علماء کو فتوئ کفر سے رجوع پر مجبور کیا۔ لیکن علماء اہل سنت بالخصوص علماء دیوبند اس بات پر آمادہ نہ ہوئے۔ علماء احناف کی طرف سے مایوس ہو جانے کے بعد بٹالوی صاحب نے اپنی جماعت غیر مقلدین کی طرف رجوع کر لیا چنانچہ بٹالوی صاحب نے اپنی پوری جماعت کی طرف سے یہ اعلان کر دیا کہ ہماری جماعت غیر مقلدین مرزا قادیانی کو کافر نہیں سمجھتی [2]

؎ باندھی ہے تو نے زیر فلک جھوٹ پر کمر

موصوف نے پوری جماعت پر افتراء اور جھوٹ کا پہاڑ کھڑا کر دیا ہے۔ یہ اتنا بڑا جھوٹ ہے کہ جس کی مثال علمی اور تحریری دنیا میں سوائے علماء دیوبند لدھیانوی دیوبندی کے اور کسی سے نہیں مل سکتی۔

اب خان صاحب پر یہ فرض عاید ہوتا ہے کہ وہ مذکورہ عبارت جو انہوں

---

[1] رئیس قادیانی ص ۱۳۳ ج ۲ [2] فتویٰ ص ۵

نے شیخ الاسلام مولانا بٹالوی کی طرف منسوب کی ہے ان کی کسی تحریر کو پیش کریں۔ لیکن یاد رکھو فان لم تفعلوا ولن تفعلوا یہ تم قیامت تک پیش نہیں کر سکتے۔

؎ نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار تم سے — یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

۷۔ خان صاحب فیصلہ مکہ[۶] کے حوالہ سے مولانا ثناءاللہ کی زبانی لکھتے ہیں کہ میرے استاد نے جھوٹ بولا ہے[۱]

معلوم ہوتا ہے کہ جھوٹ لکھنا موصوف کی سرشت میں داخل ہے اور پھر جھوٹ بھی ایسی دبدبہ دلیری سے لکھتے ہیں کہ شاید وہ سمجھتے ہوں کہ میں احمد بن مامون ہروی حنفی کوفی کی سیٹ پر بیٹھا ہوں۔ جیسا کہ وہ حنفیت کے دامن میں موضوعات کے انبار لگاتا رہا۔ اسی طرح خان صاحب تاریخ دیوبند میں جھوٹ کا اوّل انعام حاصل کرنے کے زعم میں دن رات مصروف ہیں۔ شاید جھوٹ لکھتے وقت ان کے پیش نظر کسی مخالف کا وجود ہی نہ ہو اور یہ سمجھتے ہوں کہ (المقلد کالاعمیٰ) کے مصداق خیانت سے مخالف کی طرف کوئی بات منسوب کر کے نیا رستہ نکال لیں گے۔

مرزا اس صدی کا سب سے بڑا کاذب تھا اور وہ بھی علماء اہلحدیث کی طرف جھوٹی عبارتیں منسوب کیا کرتا تھا اور بعینہٖ خان صاحب بھی علماء اہلحدیث کے متعلق مرزا کا بھرپور کردار ادا کر رہے ہیں۔ تمام فیصلہ مکہ میں آپ کو شیخ الاسلام کے یہ الفاظ کہیں نہیں ملیں گے۔ کہ مولانا ثناء اللہ نے فرمایا ہو کہ میرے استاد نے جھوٹ بولا ہے۔

۸۔ موصوف بحوالہ الجبر البلیغ لکھتے ہیں کہ مولوی عنایت اللہ اثری کی طرف سے جامع مسجد اقصیٰ ربوہ میں تراویح پڑھانے کی پیشکش کی اور مرزا بشیر الدین نے انکار کر دیا[۲]

---

[۱] فتویٰ ص۴۳ و ص۴۶

خان صاحب نے اس جگہ بھی خیانت سے کام لیا ہے پوری الجبر البلیغ میں آپ کو یہ بات کہیں نہیں ملے گی کہ حافظ عنایت اللہ اثری نے ربوہ میں نماز تراویح پڑھانے کی پیش کش کی ہو، ربوہ میں نماز تراویح پڑھانے کی پیشکش خالص الزام ہے۔

مزید لکھتے ہیں۔ یہ قیام پاکستان کے بعد کی اور بہت بعد کی بات ہے۔ پاکستان علماء لدھیانہ کے فتوی کفر ۱۸۸۴ء کے تقریباً ساٹھ سال بعد ۱۹۴۷ء کو معرض وجود میں آیا۔ اور یہ بات اس سے بھی کہیں بعد کی ہے۔ غالباً ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت کے بھی بعد کی۔ [۲]

قارئین کرام۔ خان کی اس بات کو آپ جتنا جھوٹ تصور کر لیں تب بھی وہ اپنے اصل درجہ سے کم ہی رہے گا۔ ان کا یہ عنوان الجبر البلیغ میں کہیں ڈھونڈنے سے بھی نہیں مل پائے گا۔ موصوف نے جس کتاب کے حوالے اپنے مفروضہ کی بنیاد استوار کرنے کی کوشش کی ہے اس کے آخر میں مولف کتاب نے تاریخ تکمیل صفر ۱۳۶۷ھ بمطابق دسمبر ۱۹۴۷ء درج فرمائی ہے۔ لہٰذا اس اضافہ کے جھوٹ ہونے کے لئے مندرجہ ذیل باتیں کافی ہیں۔

۱۔ حافظ اثری صاحب اسی کتاب میں ۱۹۱۶ء کے حالات ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ قادیانیوں کی اقتداء کے بارے میں لکھتے ہیں۔ اس کے بعد ایسے لوگوں کی اقتداء سے احترازہی کرتا رہا ہوں یہ لوگ اپنی تکفیر کے پیچھے ماخوذ ہیں [۱]

۲۔ ربوہ ۱۹۴۸ء میں بنا جبکہ یہ کتاب ۱۹۴۷ء یعنی ربوہ کی پیدائش سے ایک سال پہلے تکمیل کے مرحلے طے کر چکی تھی۔

۳۔ مسجد اقصیٰ مرزا ناصر کے دور میں ۱۹۶۵ء کے بعد یعنی ۱۹۶۸ء کو بنی۔

۴۔ حافظ عنایت اللہ اثری نے ۱۹۳۴ء کو مرزا بشیر الدین کو ایک خط لکھا جس کا

---

[۱] الجبر البلیغ صد ۱۲ [۲] فتری ما ص [illegible]

عنوان تھا قطع الوتین من بشیر الدین تھا۔ جس میں اثری صاحب نے بشیر الدین کا صاف صاف مواخذہ کیا ہے۔ اور اس کے بعد پھر حافظ صاحب اور مرزا کی مخالفت زور دں پر رہی ہے

لیکن تم تو اثری صاحب کو ۵۳ء میں ربوہ کی سیر کروا تے ہو۔

ایک آپ کا غورہ تھا جو سراسر جھوٹ پر مبنی تھا اور اب ہمارا غور یہ ہے کہ یہ کتاب ۵۳ء سے چھ سال قبل تکمیل کے مرحلے طے کرجاتی ہے۔ اور مسجد اقصیٰ سے تقریباً ۲۱ سال پہلے مکمل ہو جاتی ہے۔

مرزا بشیر مسجد کے وجود سے پہلے آنجہانی ہو جاتا ہے۔ لیکن یہ تو آپ کا ہی کمال ہے۔ کاغذی گھڑ دوڑ میں آپ اخلاق کی تمام حدوں کو پھاند جاتے ہیں۔ اور ایک جیبز کے وجود سے پندرہ برس قبل اس میں کارروائی کرتے ہوئے دیکھاتے ہیں۔

۹۔ خان صاحب لکھتے ہیں کہ دیگر غیر مقلدین کی طرح مرزا صاحب اور ان کے متبعین بھی بسم اللہ بالجہر کے قائل تھے [1]

یہ بھی موصوف کا سولہ آنے جھوٹ ہے مرزا کا شاگرد خاص عبداللہ سنوری اور اس کا بیٹا بشیر احمد رقمطراز ہیں۔

ہم نے حضرت صاحب کو نہ کبھی بسم اللہ بالجہر پڑھتے سنا ہے۔ مرزا البشیر کہتا ہے حضرت مسیح موعود کا طریق عمل وہی تھا جو میاں عبداللہ نے بیان کیا ہے [2]

موصوف کو تقلیدی خمار نے حقائق سے اندھا کر چھوڑا ہے۔ سینہ گزٹ باتوں کو ایسے بے خوف لکھتے جاتے ہیں جیسا کہ فقہ کی کسی کتاب کا باب الحدود لکھ رہے ہیں۔

نہ رکھ دلیل کی کچھ بھی سند پھر اس پہ اڑتے ہو
عجب داتا مقلد ہو کہ بے ہتھیار لڑتے ہو

---

[1] فتوی صد ۳۳ [2] سیرۃ مہدی ج ۱ ص ۱۶۲

۱۰۔ خان صاحب لکھتے ہیں مرزا صاحب نماز فرض کے بعد دعا کو بدعت قرار دیتے تھے [1]

لیکن یہ بھی موصوف کی غلط بیانی ہے ملاحظہ ہو مرزا سے سوال کیا جاتا ہے۔ کہ ہم لوگ بعد نماز دعا مانگتے ہیں تو مرزا نے جواب دیا۔

اصل یہ ہے کہ ہم دعا مانگنے سے تو منع نہیں کرتے اور ہم خود بھی دعا مانگتے ہیں [2]

خان صاحب نماز کے بعد دعا کو مرزا کی زبانی بدعت قرار دیتے ہیں اور مرزا کہتا ہے کہ ہم خود دعا مانگتے ہیں اور منع بھی نہیں کرتے۔ بدعت اور پھر عمل؟

تقلید کا بھید تدبیر سے پا ہی نہ سکے
بات بگڑی ہوئی تو بنا ہی نہ سکے

تلک عشرۃ کاملۃ

کھانے کے اور دکھانے کے اور

اصل منزل کے قریب ہونے سے قبل قارئین کرام کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ خان صاحب نے علماء اہلحدیث کے خلاف کیسا خبث باطن کا اظہار کیا ہے۔ فرماتے ہیں۔

جس گروہ کے ہر کس و ناکس کا مزاج گستاخانہ ہو۔ اس گروہ کے کسی ایک واعظ و ناصح سے شکوہ اور شکایت ہی بیکار ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس گروہ کے ہر فرد کی زبان بیہودہ اور قلم گستاخ ہے اور یہ سب مطلق ترک تقلید کا نتیجہ ہے [3]

اصحاب دیوبند کا اہلحدیث کا متعلق یہ بہت غلط پروپیگنڈہ ہے کہ اہلحدیث

---

[1] فتنہ ص ۲۲ [2] ملفوظات مرزا ص ۲۲ ج ۳ [3] فتنہ ص ۱

گستاخ ہیں۔ یہ بات حقیقت سے کوسوں دور ہے۔ اہلحدیث اور پھر گستاخ ؟ حاشا وکلا۔ یہ تو دو متضاد چیزیں ہیں۔ اہلحدیث گستاخ نہیں ہو سکتا۔ یہ تو احناف کو ہی شرف حاصل ہے کہ وہ بعض جلیل القدر صحابہ کو روافض کے بالتبع غیر فقیہ کہنے میں عار محسوس نہیں کرتے۔ تقلید شخصی کی لعنت نے تمام ائمہ (جو حنفی مذہب کے خلاف تھے باب ہیں) کے بارے میں گستاخانہ طرز عمل کو تقویت پہنچاتی ہے۔ اگر اعتبار نہیں تو انوار الباری نام نہاد شرح صحیح البخاری اور تانیب کوثری اٹھا کر دیکھیے۔ بلکہ تمہارے اکابر کا حضرت معاویہ جیسے جلیل القدر صحابی امام شافعی جیسے بلند پایہ فقیہ اور امام داؤد ظاہری جیسے بے مثال محدث کے بارے میں یہ نظریہ ہے۔ جیس کہ ملا جیون اصولی حنفی نے ذکر کیا ہے فرماتے ہیں جہالت کی چند قسمیں ہیں پہلی قسم یہ ہے کہ قیامت کے دن ایسی جہالت کا عذر بھی قابل قبول نہیں ہوگا۔ جہالت کی اسی قسم کے ضمن میں حضرت امیر معاویہؓ۔ امام شافعیؒ اور امام داؤد ظاہریؒ کو شمار کیا ہے یہ ایسے مجرم ہیں، کہ قیامت کے دن ان کا کوئی عذر نہیں مانا جائے گا۔ پھر فرماتے ہیں۔

کل ھذا علی ما قال اسلافنا[1]

یہ باتیں ہمارے حنفی بزرگوں کی فرمودہ ہیں۔

اگر اب بھی احناف خود کو دائرہ تادیب میں داخل کریں۔ تو یہ سنم ظریفی کے مترادف ہوگا۔ جب کہ تمہارے اکابر بعض صحابہ و ائمہ کو جاہل غیر فقیہ اور مجرم گردانتے ہیں۔

تقلید اور عدم تقلید

تمام صحابہ تقلید کے بندھن سے آزاد تھے۔ تابعین کرام کو بھی کسی امام کی تقلید کرنے کا خیال پیدا نہ ہوا۔ ائمہ اربعہ نے بھی لوگوں کو کسی کی تقلید کرنے سے صاف

---

[1] نور الانوار صفحہ ۱۸۳

الفاظ میں منع فرما دیا تھا۔ اس کی یہی وجہ تھی کہ تقلید کا کتاب و سنت میں کہیں ثبوت نہیں۔ قرآن و حدیث میں تو اطاعت اللہ و اطاعت الرسول کو فرض قرار دیا گیا ہے۔ مسلمانوں پر تقلید کی آفت چوتھی صدی میں نازل ہوئی[1]

اختصار کے پیش نظر صرف ایک حوالہ پر اکتفا چاہتا ہوں فقہ حنفی کے ناقل اول اور امام صاحب کے شاگرد رشید امام محمد فرماتے ہیں۔

لو جاز التقلید کان من مضی من قبل ابی حنیفۃ مثل الحسن البصری و ابراہیم النخعی احریٰ ان یقلد و[2]

اگر ابو حنیفہ کی تقلید جائز ہوتی۔ تو جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں۔ حسن بصری اور ابراہیم نخعی وہ زیادہ حقدار تھے کہ ان کی تقلید کی جاتی۔

اب بتایئے۔ اگر گستاخی عدم تقلید کا نتیجہ ہے تو حنفی مذہب کے بانی امام ابو حنیفہ اور ان کے شاگرد ببانگ دھل اعلان کر رہے ہیں کہ تقلید جائز نہیں۔ تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ کے اکابر کا بھی تقلید سے دامن خالی تھا۔ آپ پہلے ان کی خبر لیجئے۔ پھر جو ان پر فتویٰ لگانا ہے وہ ہم پر لگا دیں۔ اور پھر آئینہ میں دیکھیئے۔ قلم کس کا گستاخ اور زبان کس کی بے ہودہ ؟ کسی پر الزام لگانا آسان سی بات ہے۔ پھر خصوصاً علماء دیوبند سے یہ بات بعید بھی نہیں۔ آپ کے بڑے مولوی محمد لدھیانوی نے انگریز کو خوش کرنے کے لئے جامع الشواہد میں کون سے اہلحدیث پر الزام نہیں داغے ؟

یہ ایک کی بات نہیں اکثر علماء دیوبند کا یہی شیوہ رہا ہے کہ وہ اہلحدیث کے خلاف قلم ایسے ہی چلاتے ہیں جیسا کہ تقریروں میں زبان۔ بطور نمونہ چند حوالے ملاحظہ فرمایئے اور پھر حق کو حق سمجھ کر فیصلہ دیجئے۔ کہ علماء دیوبند کے قلم کی نوک زبان گستاخ تو نہیں۔

---

[1] اعلام الموقعین ج ۲ ص ۲۰۵ [2] مبسوط سرخسی ج ۱۲ ص ۲۸

۱؎ مولوی حسن محمد سنبھلی حنفی دیوبندی لکھتا ہے۔

ذرجت علیہ من الزادیۃ المنفرجۃ طائفۃ باغیۃ۔ کسبیۃ۔ تنوجیۃ۔ مجسمۃ۔ فرعونیۃ۔ متنبھۃ۔ آکلۃ من اکساب البضاع۔ نساءھا محرثۃ خراط البدع دفسائھا۔ مفترقۃ الوقیعۃ فی ائمۃ المجتہدین۔ خلفاء ھذہ الامۃ اربعۃ ابن تیمیہ۔ وابن القیم۔ والشوکانی۔ والنواب صدیق فیقولون ثلاثۃ۔ درابعھم کلبھم۔ واذا انضم الیہ ابن حزم دداؤد الظاھری۔ بان صاردا ستۃ ویقولون خمسۃ سادسھم کلبھم رجما بالغیب وخاتم المکلبین مثلہ کمثل الکلب ان تحمل علیہ یلھث اوتترکہ یلھث ۔

ے بک رہا ہوں جنوں میں کیا کیا کچھ ۔ کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

ہم اس عربی عبارت کا ترجمہ پیش کر کے قارئین میں بدمزگی پیدا نہیں کرنا چاہتے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ اس زہر آلودہ عبارت سے جو بدکلامی ہو سکتی تھی۔ اور جس قدر گندہ قلم استعمال کیا جا سکتا تھا۔ اس حشرۃ الارض نے اسکے استعمال کرنے میں ذرا برابر شرم محسوس نہیں کی بلکہ اپنے باوٹے پن سے ہر ایک کو کاٹنے کی جرأت کی ہے۔ شاید اسی عبارت کا یہ نتیجہ تھا کہ تمہارے حنفی بھائی مرزا قادیانی نے ایسے ہی غلط الفاظ اپنی بہت سی کتابوں میں اہلحدیث کے متعلق درج کئے ہیں۔

۲؎ مولوی عبدالحی لکھنوی مسلک اہلحدیث کے متعلق ہرزہ سرائی کرتے ہیں ۔

۱؎ نظم الفرائد ص۱۰۲ مطبوعہ لکھنو

وَلعمری افساد هؤلاء الملاحدۃ وافساد اتباعهم الاصاغر المشهورین بغیر المقلدین الذین سموا انفسهم باهل الحدیث وشتان ما بینهم وبین اهل الحدیث قد شاع فی جمیع بلاد الهند وبعض بلاد غیر الهند فخربت به البلاد ووقع النزاع والعناد[1]

ادب کا تقاضا یہ ہے کہ اس عبارت کو بھی بغیر ترجمہ کے چھوڑ دیا جائے۔

۳۔ آپ کے مدرسہ کے مفتی محمد علیمی صاحب جن کو شاید آپ نے اسی لئے تنخواہ دار ملازم رکھا ہوا ہے کہ وہ اہلحدیث کو گالی دینے میں مرزا حنفی کا شاگرد ہے۔ ہم آپ کو انکی کتاب کی سیر کراتے ہیں۔ چنانچہ گالیوں کے یہ مفتی اپنی ذمے داری نبھاتے ہوئے اہلحدیث کے متعلق لکھتے ہیں۔

۱۔ غیر مقلدین کا فرقہ ہی بدگو اور زبان دراز ہے۔

۲۔ تبرائی غیر مقلدین ایسے ہی جیسے ہندوؤں میں آریہ۔

۳۔ ان کے بڑوں نے اپنی جعل سازی کے کرتب دکھائے۔

۴۔ بے بہرہ بد باطن فرقہ فہمائش رہی۔

۵۔ اس فرقہ کے پوپ طبقہ نے قرآن و حدیث سے آزاد ہو کر مسائل ایجاد کئے

۶۔ ان کے چیلے چمٹے۔

۷۔ مخبوس الحواس

۸۔ فساق جہال ۹، مادر پدر آزاد بچہ ۱۰۔ غیر مقلدین چھوٹے رافضی ہیں[2]

بس ہماری تو یہی عرض ہے کہ

۱؎ الآثار المرفوعه صـ ۹ ۲؎ زمام نہاد تائید الاسلام صفحات مختلفہ

ے میرے معشوق کے دو ہی نشان ہیں
زبان پر گالیاں مجنوں سی باتیں

بلند دعویٰ پست خیالی

خاں صاحب کس و ناکس کا قانون رائج کر کے اہلحدیث کے متعلق انتہائی گھٹیاں قسم کے خیالات کا اظہار کرتے ہیں۔ لیکن اپنے گھر بلکہ اپنے قلم کی انہیں خود خبر نہیں۔ چنانچہ انہوں نے مخالفین پر بازاری قسم کے جملے کسے ہیں۔ جن میں چند ایک بطور تصدیق ہم یہاں نقل کرتے ہیں۔

دم بریدہ سگان برطانیہ ص۱۶ فرنگی لیٹروں ص۱۳ اسلام دشمن ص۱۳ انگریز کے ایجنٹ ص۱۳ مساجد کو جھگڑے کا اکھاڑا بنا دیا ہے ص۱۲ اپنے آقا ولی النعمت اقتدار برطانیہ کا سہارا لینا پڑا ص۱۴ فرنگی اقتدار کی چوکھٹ پر بہنے والے آنسو۔ فرنگی سازش کے تحت مساجد میں فساد مچانے کا موقع مل گیا ص۱۸ دین کے نام نہاد ٹھیکیدار ص۱۹ فتنہ پرور ص۱۹ اور اس قسم بے شمار الفاظ جو خاں صاحب کو کس و ناکس میں ترازو ل میں بہت بوجھل کر دیتے ہیں۔ ع

آج دعویٰ ان کی یکتائی کا باطل ہوگیا
روبرو ان کے جو آئینہ مقابل ہوگیا

اہلحدیث مرزائیت کی نظر میں

مرزا قادیانی حنفی کسی دور میں بھی اہلحدیث نہ تھا اور نہ ہی اس نے کبھی خود کو اہلحدیث کہلایا اور نہ ہی اس کے قلم نے کبھی اہلحدیث کی مدح سرائی میں کوئی لفظ رقم کیا۔ بلکہ وہ ہمیشہ سے ہی نمائی حنفیوں کی طرح اہلحدیث کا بہت بڑا دشمن تھا۔ اور جب کبھی موقع آتا۔ وہ اہلحدیث کے متعلق بے ہودہ قسم کے الفاظ

استعمال کرتا۔ اس کے نزدیک اہلحدیث یہودی نصرانی اور آریہ کے ہم مثل ہیں۔ وہ اپنی تصانیف میں جی بھر کر اکابر دیوبند کی طرح اہلحدیث کے متعلق غلط زبان استعمال کرتا ہے اور الزام لگانے میں ذرا برابر جھجک اور شرم محسوس نہیں کرتا۔ اس کے ہی یہ الفاظ ہیں۔

۱۔ جن حضرات نے حضرت عیسٰی پر کفر کا فتویٰ لگایا تھا وہ بیت المقدس کے صدہا عالم فاضل جو اکثر اہلحدیث تھے اور یہی معاملہ مجھ سے ہوا [۱]

۲۔ اٹھارہ سو برس کے بعد وہ ہی عیسٰی پھر پیدا ہو گیا اور وہ ہی یہودی پھر پیدا ہوئے [۱]

۳۔ یہودیوں میں حضرت عیسٰی کے منکر اہلحدیث ہی تھے انہوں نے اس پر شور مچایا اور تکفیر کا فتویٰ لکھا اور انکو کافر قرار دیا [۲]

مرزا کے ان اقتباسات سے بہت سی باتیں اخذ ہوتی ہیں۔ جن میں بعض یہ ہیں۔

۱۔ مرزا پر کفر کا فتویٰ لگانے والے اہلحدیث تھے۔

۲۔ مرزا اہلحدیث کو اپنا دشمن یقین کرتا تھا۔

۳۔ مرزا الزام تراشی میں ماہر تھا۔

۴۔ مرزا اہلحدیث کو یہودیوں کے ہم مثل سمجھتا تھا۔

۵۔ مرزا کی شقاوت یہاں تک پہنچ چکی تھی کہ وہ خود کو اصیل مسیح تصور کرتا تھا

۶۔ مرزا کی نظر میں یہودیوں میں سے اہلحدیث نے مسیح کی تکذیب کی تھی۔

اسی طرح ہندوستان کے اس نام نہاد مسیح کی تکفیر اہلحدیث نے کی

قابل التفات یہ بات ہے کہ مرزا نے اہلحدیث کو یہودیوں کے ساتھ ملانے کی کیوں کوشش کی۔ شاید یہ تقلیدی راہ و رسم کا نتیجہ تھا۔ کہ وہ دیگر مقلدین کی طرح

---

[۱] کشتی نوح ص۵ [۲] ایضاً ص۱۶

اہلحدیث کو بھی نظر بد سے دیکھتا تھا۔اسی طرح مرزا اہلحدیث کے متعلق اپنی مزید رائے ان الفاظ میں دیتا ہے۔

۴۔ اہل اسلام میں انہوں نے بڑا بھاری فتنہ اور تفرقہ ڈال رکھا ہے۔اور نہایت بے ہودہ اور رکیک تاویلات سے نصوص قرآنیہ اور حدیث سے منہ پھیر رہے ہیں۔دعویٰ کرتے ہیں ہم اہلحدیث ہیں۔مگر انہوں نے اب قرآن کو بھی چھوڑا اور حدیث کو بھی [1]

مرزا نے اس عبارت میں اہلحدیث کو مقلدین ہی کی زبان میں کھوسا ہے اس قسم کے الفاظ اکثر مقلدین اہلحدیث کے متعلق تقریروں اور تحریروں میں کہتے چلے آرہے ہیں۔اگر اعتبار نہیں تو آپ کسی مولوی کی اہلحدیث کے خلاف تقریر اور تحریر ملاحظہ فرمالیں۔اس کی خود بخود تصدیق ہو جائے گی۔اور یہی کچھ تم نے اپنے اس رسالہ میں اور تمہارے والد نے اپنی تصانیف میں ہمارے متعلق ارقام کیا ہے۔مرزا کے بعد آپ اسکی متعلقہ ذریت کا اہلحدیث کے متعلق وہی رویہ ہے جو ان کے باپ مرزا کا تھا۔مشہور قادیانی مناظر قاسم علی رقمطراز ہے۔

خدا نے اپنے پیارے حبیب کی پیش گوئی کو حرف بحرف سچا کر دکھایا کہ مثل مسیح کو بھیج دیا۔جس کی تکذیب مثل یہود کر کے یہ امت مثل یہود بنی اور سب سے بڑھ کر تکذیب میں فرقہ اہلحدیث عموماً اور ثناء اللہ مکذب نے خصوصاً حصہ لیکر یہود کے قدم سے قدم اور ہاتھ سے ہاتھ جا ملایا۔جس سے مثل یہود نام پایا [2]

یہ قادیانی مولوی کتنے واضح الفاظ میں اعلان کر رہا ہے کہ مرزا کی علی العموم تکذیب کرنے والے اہلحدیث حضرات تھے۔اور جن لوگوں نے مخالفت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔وہ اہلحدیث اور خاص کر مولانا ثناء اللہ امرتسری تھے۔اسی مخالفت کی پاداش

---

[1] انجام آتھم ص ۲۵ [2] رسالہ احمدی ص ۱۷ ج ۱

یہ مرزائی مولوی علماء اہلحدیث کو یہودیوں سے ملا رہا ہے کہ جیسا یہودیوں نے اصل مسیح کی مخالفت کی تھی۔ اسی طرح اہلحدیث نے اس جعلی مسیح کی تکذیب و تکفیر میں کوئی کمی باقی نہیں چھوڑی۔

۲۔ مرزا لکھتا ہے۔

وہابی آنحضرت کی عظمت نہیں سمجھتا۔ وہ بھی خدا سے دور انہوں نے بھی دین کو خراب کر دیا۔ جب کسی نبی یا ولی کا ذکر آئے تو چلا اٹھتے ہیں انکو ہم پر کیا فضیلت ہے ؎۱

وہابی میں تیزی اور چالاکی ہوتی ہے خاکساری اور انکساری تو ان کے نصیب میں نہیں ہوتی۔ یہ ایک طرح سے مسلمانوں کے آریہ ہیں ؎۱

مرزا حنفی نے اس اقتباس میں اہلحدیث کو جس انداز میں گھسیٹا ہے۔ یہ کوئی نیا انداز نہیں۔ ہندوستان کے اکثر مقلد مولوی اہلحدیث کو اسی زاویہ سے دیکھتے ہیں کہ یہ اولیاء اور انبیاء کے گستاخ ہیں۔ بلکہ گستاخی کا یہ الزام انہوں نے اپنی طرف سے ہمارے لئے ایک شعار بنا رکھا ہے۔ خود خاں صاحب بھی ہمیں گستاخ سمجھتے ہیں صـ۱۳ حالانکہ یہ بات سرے سے ہی غلط ہے۔ خدا اور رسول کے احکام کو چھوڑ کر ایک امتی کی تقلید کو واجب سمجھنا خدا اور رسول سے بہت بڑا مذاق ہے۔ اور گستاخی بھی اللہ تعالیٰ سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ہاں ہمیں کوئی گستاخ کہتا ہے تو کہتا پھرے اس پر نہ افسوس ہے نہ ندامت کیونکہ مقلدانہ زبان ہمیشہ سے اسی طرح رہی ہے۔ خان نے مرزا کی مذکورہ عبارت مسروق کر کے یہ لکھا ہے کہ حقیقت یہ ہے کہ اس گروہ کے ہر فرد کی زبان بے ہودہ اور قلم گستاخ ہے ؎۲

؎۱ ملفوظات مرزا صـ۲۱۳ ۔ ج۵ صـ۲۱۴ ؎۲ فتویٰ صـ۵

اس کے ہم معنی بلکہ اس سے بھی ذرا سخت الفاظ مرزا کو مول کہنے والے آپ کے امام ربانی مولانا رشید گنگوھی کے فتاوی رشیدیہ صلا ۶ میں موجود ہیں۔ وہاں سے دیکھئے مشہور مرزائی مناظر قاسم علی لکھتا ہے۔

۱۔ غیر مقلد لاریب آریہ ہیں [۱]

۲۔ مماثلت یہود و نصاری کرنے والے تو زیادہ تر یہی بد قسمت لوگ ہیں جو اہلحدیث کہلاتے ہیں [۲]

۳۔ سب سے بڑھ کر تکذیب و تکفیر میں اہلحدیث ہیں جن کا اعلیٰ ممبر دار مکذب امرتسری مثل نصاری ہے [۳]

ان جملہ اقتباسات سے یہ امر بخوبی ظاہر ہوتا ہے کہ مرزائیت کا بانی اور اس کی ذریت اہلحدیث مسلک کو اپنے لئے کتنا عظیم خطرہ تصور کرتے ہیں۔ ایسا وہ کیوں نہ کریں۔ جبکہ ان کی چلتی ہوئی گاڑی کو اہلحدیث نے بریک لگائی تھی۔

اہلحدیث مسلک ہی ایسا تھا جو پورے برصغیر میں نہایت درست عقائد کی بنا پر اسلام کے خلاف سر اٹھنے والی آواز کو دبا دیتا تھا۔ اگر رات کے وقت کسی مخالف اسلام نے اسلام پر اعتراض کیا تو صبح ہونے سے پہلے شیخ الاسلام مولانا بٹالوی و مولانا امرتسری نے اس اعتراض کے پرخچے اڑا دیئے۔ جب بھی کوئی اسلام کے خلاف ہنگامہ گرم ہوا تو اسلام کے دفاع کے لئے مولانا امرتسری و بٹالوی نے اپنی خداداد صلاحیتوں اور اسلام محبت ہتھیاروں سے لیس ہو کر اس ہنگامہ کو فرو کر دیا۔

مرزائیت کو اہلحدیث سے اتنا عناد اور دشمنی اس وجہ سے ہے کہ انہوں نے قادیانیت کا مقابلہ ہر محاذ پر کیا۔ جب کہ علماء دیوبند اپنے بھائی مرزا کے مقابلہ میں تاب نہ لاتے ہوئے مقابلے سے گریز کرتے رہے۔ مرزا انکو مقابلہ کی دعوت دیتا رہا۔ لیکن

---

[۱] رسالہ احمدی صلا ۲۵۸ ج ۱ [۲] ایضاً صلا ۲۶ [۳] ایضاً صلا ۲۷

مولانا بٹالوی کے متعلق لکھا ہے۔

(۱) شیخ ضال۔ الشیخ النوکی۔ ھذا رجل من الجاھلین عدو العقل والنھی انجام آتھم صـ۲۴۱ وانہ من الکاذبین (ایضاً صـ۲۱۶) المفتری البطال الغبا صـ۲۱۹ الدجال البطال ایضاً صـ۲۲۳۔ فرعون ہے (ملفوظات مرزا صـ۲۴۴ ج ۴۔ اول درجہ کا دروغگو کاذب اور بے شرم (مجموعہ اشتہارات صـ۱۷ ج ۲۔ باطل پرست (ایضاً صـ۲۵
مولانا عبد الحق غزنوی اور ان کے خاندان کے متعلق لکھتا ہے۔

یہ دجال ہے (حجتہ اللہ صـ۱۱۔ فانہ توسیقانہ ایضاً صـ۳۳) کلا جل انہ من النوکی (ایضاً صـ۳۴) کیا آج تک غزنویوں کی جماعت پر لعنت نہیں پڑی (انجام آتھم صـ۳۲۸ غزنوی افغانوں کی جماعت جو ناپاک خیالات اور تکذیب کی بلا میں گرفتار ہے (ایضاً صـ۳۲۹ عبد الحق غزنوی عبد الجبار (والد محترم مولانا محمد داؤد غزنوی) جو شرارت اور خباثت سے تکفیر اور گالیوں پر زور دے رہے ہیں (انجام آتھم صـ۳۲۹)

مرزا کے یہ اقتباسات گواہی دے رہے ہیں کہ پورا غزنوی خاندان مرزا کی تکفیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہا تھا۔ جس کی وجہ سے مرزا نے اس اولیاء اللہ خاندان کے متعلق بہت گھٹیا قسم کا رویہ اپنایا ہے۔

شیخ الاسلام مولانا امرتسری کے متعلق مرزا رقمطراز ہے۔

یہ ولد الزنا ہے ملفوظات مرزا صـ۱۵۹ ج ۴۔ ابو جہلی مادہ تتمہ حقیقۃ الوحی صـ۲۶

یہ اور اس قسم کے بیسیوں نہیں بلکہ سینکڑوں حوالے مرزا کی کتابوں میں پھیلے ہوئے ہیں ہم نے تو مرزا کی بے شمار کتابوں میں صرف چند ایک کتاب کے بعض حصوں کی سیر کرائی ہے۔

فی الجملہ۔ مرزا کی تمام کتابوں میں علماء اہلحدیث کو دل کھول کر گالیاں دی گئی ہیں اور ان پر کفر کی سٹین گن چلائی گئی ہے ہمارا مقصد ان چند حوالوں کے نقل کرنے کا یہی ہے کہ خان ستے جس عیارانہ عیاری اور تلبیسانہ مکاری سے علماء اہلحدیث پر مرزائیت نوازی کا الزام لگایا ہے وہ صرف غلط ہی نہیں بلکہ تحریف و تلبیس کا انتہائی ذلیل کارنامہ ہے

بے ٹال مٹول سے کام لیتے رہے۔ جب مرزا کو فوت ہوئے ایک عرصہ گزر چکا ہے۔ تو اس وقت خان صاحب کو شہسوار میدان بننے کا شوق لاحق ہوا۔ ماضی کو دیکھا نقشہ دھندلا نظر آیا۔ لیکن انہوں نے خدمات اہلحدیث کے شفاف آئینہ پر الفاظ کی گندگی ڈالنی شروع کر دی۔ تاکہ لوگوں پر مرزا کے مقابلہ میں اکابر علماء دیوبند کی پستی اور علماء اہلحدیث کی بلندی و رفعت ظاہر نہ ہو جائے۔

ع اتنا ہی یہ ابھرے گا جتنا کہ دبا دیں گے

مرزا اور علماء اہلحدیث

جیسا کہ سابقہ اوراق میں گزر چکا ہے کہ مرزا کی سب سے پہلے مخالفت کرنے والے علماء اہلحدیث ہی تھے اس لئے اس شیطان نے علماء اہلحدیث پر وہ الفاظ استعمال کئے جو لعنت میں اس کو بُرے سے بُرے مل سکے۔ مرزا کے قلم سے نکلے ہوئے علماء اہلحدیث کے خلاف سینکڑوں الفاظ میں سے چند الفاظ پیش خدمت ہیں۔

۱ حضرت شیخ الکل نے سب سے پہلے جب مرزا پر کفر کا فتویٰ لگایا تو اس کے جواب میں حضرت شیخ الکل کو اس نے ابولہب کہا۔ اور یہ الفاظ لکھے۔

۱ تبت یدا ابی لہب وتب۔ پھر خود ہی وضاحت کرتا ہے۔ ابولہب سے مراد مولوی نذیر حسین ہے تکفیر کے فتویٰ کا بانی بھی یہی تھا۔ جس کا نام خدا نے ابولہب رکھا ہے

۲ نذیر حسین ہامان ہے ۲

۳ الشیخ الضال الکاذب (انجام آتھم ص۲۲۳) مولانا بٹالوی کے متعلق لکھا ہے۔ شیخ ضال۔ الشیخ النبوکی۔ ھذا رجل من الجاھلین عدو العقل والنھی انجام آتھم ص۲۲۳

---

۱ حقیقۃ الوحی ص۱۰۸ سراج منیر ص۹۴ ۲ ملفوظات مرزا ص۲۴۴ ج ۴

حقیقۃ الوحی مرزا کی آخری کتابوں میں ہے مرزانے جسکے بے شمار صفحوں میں علماء اہلحدیث پر سب وشتم کا قلم آزادھیوڑا ہے۔ کسی کو گالی دینا اچھی بات نہیں۔ پھر تو علمی تو تلمی دیتا یہی یہ ایک اور بھی بڑا عیب ہے لیکن کیا کیا جائے جس کی ابتداء جوش تقلید کی وجہ سے اکابر علماء دیوبند نے کی تھی مرزا نے اس کو بام عروج تک پہنچایا۔ اور جس کام کی بنیاد اکابر دیوبند نے اپنے ہاتھوں سے رکھی تھی مرزا نے حنفی ہونے کے ناطے سے اس عمارت کو مکمل کرنے کی کوشش کی اور علماء حق اہلحدیث پر طعن وتشنیع میں مرزا نے اپنے حنفی بھائیوں کی مکمل اتباع کی۔

بھلا خان صاحب: یہ تو بتاؤ کبھی کسی نے اپنے دوستوں کو بھی ایسی گالیاں سنائی ہیں جو مرزا علماء اہلحدیث کے متعلق ہرزہ سرائی کرتا ہے۔ کبھی کسی نے اپنے دوستوں کو فرعون۔ ہامان۔ ابوجہل۔ ابولہب اور ولدالزنا کے القاب سے نوازہ ہو۔ اگر ایسا کرنا تمہارے نزدیک درست ہے تو تم ذرا ہمت کرکے اپنے دوستوں کے متعلق وہ رویہ اپناؤ جو مرزا نے علماء اہلحدیث کے متعلق روا رکھا ہے؟ تب تمہاری صداقت ظاہر ہو گی۔

فتوی تکفیر اور اہلحدیث

علماء اہلحدیث نے ابتداء سے ہی مرزا کے غلط نظریات بھانپ کر اس خفی متنبی پر کفر کا فتوی چسپاں کردیا تھا اس کام کی ابتداء مولانا محمد حسین بٹالوی نے کی۔ چنانچہ انہوں نے استفتاء کا متن تیار کیا (جواب طبع ہے) اور سب سے پہلے شیخ الکل نے مرزا کے کفر پہ دستخط کئے اور مہر ثبت کی۔ مگر خان صاحب کو اس واضح حقیقت سے انکار ہے وہ فرماتے ہیں سب سے پہلے فتوی کفر علماء لدھیانہ نے لگایا [1]

---

[1] فتوی صفحہ ۴

یہ خیالی فتویٰ کفر کس سن کو جاری ہوا بقول خان صاحب ۱۳۰۱ھ کو مرزا کے دائرہ اسلام سے خارج ہونے کا فتویٰ جاری کر دیا گیا تھا [۱]

خاں نے اس تحقیق پر اپنی گرتی ہوئی عمارت کو استوار کرنے کی کوشش کی۔ ان کی یہ عمارت محض ریت کے ٹیلے پر کھڑی کی گئی ہے جس کا حقیقت سے دور کا بھی تعلق نہیں۔ وہ اس لئے کہ یہ خود لکھتے ہیں۔ علماء لدھیانہ نے مرزا پر کفر کا فتویٰ براھین احمدیہ کے مطالعہ کے بعد لگایا تھا [۲]

اب سوال پیدا ہوتا ہے [۱] کہ براھین احمدیہ کب چھپی؟ [۲] اور مرزا نے اس میں کون سے دعوے کئے جن کی بنا پر علماء لدھیانہ نے مرزا پر فتویٰ کفر لگایا یا [۳] کیا وہ فتویٰ مفتی علیہ (مرزا) تک بھی پہنچا۔

[۱] براھین کے مطالعہ کے بعد خاں نے جو فتویٰ کفر کی تاریخ ۱۳۰۱ھ درج کی ہے وہ قادیانی مورخ اور مرزا کے بیٹے خلیفہ بشیر الدین کی تحقیق کے خلاف ہے براھین کی طبع بقول بشیر الدین ۱۳۰۲ھ میں ہوئی۔ اب اس کے الفاظ سنیئے۔

براھین احمدیہ ۱۳۰۰ھ میں لکھی گئی اور ۱۳۰۲ھ میں شائع ہوئی [۳]

خان صاحب بتایئے تا۔

[۲] کتاب کے شائع ہونے سے ایک سال قبل علماء دیوبند لدھیانہ مرزا پر کفر کا فتویٰ لگاتے ہیں تو کیا لدھیانہ کے مولویوں کو علم غیب تھا کہ وہ کتاب کے طبع ہونے سے ایک سال پہلے اس پر تعاقب شروع کر دیتے ہیں۔ اور اس کے ملاحظات سے باخبر ہو کر مرزا پر کفر کا فتویٰ لگا دیتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ خان صاحب کے نزدیک لدھیانہ کے حنفی دیوبندی علماء علم غیب جانتے تھے جو موجودہ دیوبندی ہماری اتباع میں خود آنحضرتؐ کے لئے تسلیم کرنے کو تیار نہیں۔ ھیھات ھیھات ماتوعدون

---

[۱] ایضاً ص۱۴ [۲] ایضاً ص۱۴ [۳] تفسیر کبیر مصنف مرزا بشیر الدین جلد ۸ ص۵۲۶

۲۔ براھین میں مرزا نے نبوت کا دعویٰ قطعاً نہیں کیا۔ تو پھر فتویٰ کفر کیوں؟ جب کہ اس کا ابھی دعویٰ ہی نہیں تو اس پر بلا دعویٰ علماء لدھیانہ نے کفر کا فتویٰ لگایا تھا تو کیا وہ فتویٰ مرزا تک بھی پہنچا۔ اور مرزا نے پھر اس کا کہیں ذکر بھی کیا ہے؟ جب کہ تم خود لکھتے ہو۔ علماء لدھیانہ نے فتویٰ کفر کو فوری طور پر شائع کر کے ملک بھر میں تقسیم کر دیا[1]

اب ہم خان صاحب سے سوال کرنے میں حق بجانب ہیں کہ اس تقسیم شدہ فتوے کا پورا متن کیا اور کہاں ہے؟ آج تک اس نام نہاد فتویٰ کے متن کو سامنے لایا گیا اور نہ ہی (جہاں تک راقم کا علم ہے) مرزا نے علماء لدھیانہ کو اول المکفرین قرار دیا ہے۔ بھلا وہ انہیں اول المکفرین قرار کیسے دیتا۔ کیونکہ اس فتویٰ کا وجود ہی نہیں تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ افسانہ بڑھا دیا ہے زیب داستان کے لئے۔ یا پھر وہ فتویٰ مفتیان لدھیانہ کی جیبوں میں پڑا رہا ہوگا؟ کیا یہ ممکن ہے کہ جس کو کافر قرار دیا جا رہا ہے اسکو اس فتویٰ کا علم ہی نہ ہو۔ یہ تو تمہاری سینہ زوری ہے۔

سہ کرتے گئے تھے اس سے تغافل کا ہم گلہ
کی ایک ہی نگاہ کہ بس خاک ہو گئے

براھین احمدیہ

پر علماء دیوبند کے تبصرے،

ابھی اس راہ سے گزرا ہے کوئی
کہے دیتی ہے شوخی نقش کف پا کی

---

[1] فتویٰ امام ربانی ص۲۸

خان صاحب فرماتے ہیں کہ لدھیانہ نے مرزا پر کفر کا فتویٰ براہین احمدیہ کے مطالعہ کے بعد لگایا تھا تو ہم نے جیسا کہ پہلے بھی عرض کیا ہے کہ مرزا نے براہین احمدیہ میں کوئی ایسا دعویٰ نہیں کیا تھا۔ جس کی وجہ سے اس پر کفر کا فتویٰ لگایا جا سکتا۔ بقول حنفی مؤرخ کے مرزا نے اس کتاب میں ایک لفظ بھی آپ اپنی طرف سے نہیں لکھا بلکہ وہ تو سلف کے ہی ارشادات اور فرمودات تھے۔ سنیئے مولانا محمد رفیق دلاوری حنفی دیوبندی فرماتے ہیں۔

۱۔ جہاں تک خاکسار راقم الحروف کی تحقیق کو دخل ہے مرزا صاحب نے اس کتاب میں اپنی کاوش طبع سے شائد ایک حرف بھی نہیں لکھا۔ بلکہ جو زیب رقم فرمایا ہے وہ یا تو علماء سلف کی کتابوں سے اخذ کیا ہے یا علماء معاصرین کے سامنے کاسۂ گدائی رکھ کر، پھر اگر ان کی علمی تحقیقات حاصل کر لی گئی ہیں اور قادیان کے سلطان القلم صاحب نے انہی کو بے حوالہ زینت قرطاس بنالیا ہے [۱]

خان صاحب بتایئے آپ کے مؤرخ نے تو صاف لکھ دیا ہے کہ براہین احمدیہ میں مرزا نے کوئی اپنی طرف سے نئی بات نہیں لکھی۔ بلکہ وہ اسلاف کے کلمات تھے جو مرزا نے اپنی طرف منسوب کر دیئے ہیں۔ اگر مرزا کو براہین کی وجہ سے کافر قرار دینا ہے تو پہلے اپنے اسلاف کی خبر لیجئے۔

حقیقت یہ ہے کہ براہین احمدیہ کوئی ایسی کتاب نہیں جس کی بنا پر مرزا پر کفر کا فتویٰ لگایا جا سکتا تھا۔ مشہور و معروف مؤرخ اور عالم اسلام کے عظیم سکالر مولانا ابوالحسن علی ندوی براہین احمدیہ کے متعلق رقمطراز ہیں

اسلام کی خالص حمایت اور مذاہب غیر کی تردید تھی اور جو مسیح موعود

---

[۱] رئیس قادیان صـ ۶۔ مرزا کی اسی سنت کو مولانا تھانوی نے اپنی کتاب اسلام اسلام عقل کی نظر میں۔ میں زندہ رکھا ہے۔ کل شیئ یرجع الا اصلہ گوندوی

کے دعویٰ سے بالکل خالی ہے [1]

براہین پر یہی تبصرہ کرتے ہوئے مولانا ابوالحسن علی ندوی حفظہ اللہ فرماتے ہیں

۳۔ جو شخص براہین احمدیہ کا مطالعہ کرے گا وہ مصنف کی بسیار نویسی دراز نفسی اور صبر و جفاکشی سے ضرور متاثر ہوگا یہ تمام صفات ایسی ہیں جو مصنف کو عیسائیوں اور آریہ سماجوں کے مقابلہ میں زیادہ سے زیادہ ایک کامیاب مناظر اور ایک بڑا مصنف ثابت کرتی ہیں [2]

مولانا ندوی محقق اور منصف مزاج مورخ و مصنف ہیں ان کی تمام کتابیں ان کی رفعت علمی پر دلالت کرتی ہیں وہ صاف صاف الفاظ میں براہین احمدیہ کی بغیر کسی بخل کے تعریف و توصیف فرماتے ہیں۔ اسی طرح مولانا محمد شریف بنگلوری براہین احمدیہ پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

" منافقوں اور دشمنوں کے سارے حملے دین اسلام پر ہو رہے ہیں۔ ادھر دہریہ پن کا زور ادھر لامذہبی کا شور۔ کہیں برہمو سماج والے اپنے مذہب کو فیلسوفانہ تقریروں سے دین اسلام پر غالب کیا چاہتے ہیں۔ ہمارے عیسائی بھائیوں کی ساری پوری ہمت تو اسلام کی استیصال پر مصروف ہے۔ اور ان کو اس بات کا یقین ہے کہ جب تک آفتاب اسلام اپنی پرتاب شعاعیں دنیا میں ڈالتا رہیگا تب تک عیسوی دین کی ساری کوششیں بیکار اور تثلیث تین تیرہ رہیگی۔ غرض سارے مذہب اور تمامی دین والے یہی چاہتے ہیں کہ کسی طرح دین اسلام کا چراغ گل ہو۔ مدت سے ہماری آرزو تھی کہ علمائے اہل اسلام سے کوئی حضرت جن کو خدا نے دین کی تائید اور حمایت کی توفیق دی ہے کوئی کتاب ایسی تصنیف یا تالیف کریں جو زمانہ موجودہ کی حالت کے موافق ہو۔ اور جس میں دلائل عقلیہ اور براہین نقلیہ قرآن

---

[1] قادیانیت صـ۶۷ [2] ایضاً صـ۱۵

کریم کے کلام اللہ ہونے پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ثبوت نبوت پر قائم ہوں۔
خدا کا شکر ہے کہ یہ آرزو بھی بر آئی۔ یہ وہی کتاب ہے۔ جس کی تالیف یا تصنیف کی
مدت سے ہم کو آرزو تھی براہین احمدیہ ملقب بہ البراہین الاحمدیہ علی حقیقت کتاب اللہ
القرآن النبوۃ المحمدیہ جس میں مصنف زاد قدرہ اللھم متع المسلمین لطول حیاتہ نے تین سو
براہین قطعیہ عقلیہ سے حقیقت قرآن اور نبوت محمدیہ کو ثابت کیا ہے۔ افضل العلماء
فاضل جلیل جرنیل فخر اہل اسلام ہند مقبول بارگہ صمد جناب مولوی میرزا غلام احمد صاحب رئیس اعظم
قادیان ضلع گورداسپور پنجاب کی تصنیف ہے۔ سبحان اللہ کیا تصنیف منیف ہے کہ جس سے
دین حق کا لفظ لفظ سے ثبوت ہو رہا ہے۔ ہر ایک لفظ سے حقیقت قرآن و نبوت ظاہر ہو رہی
ہے۔ مخالفوں کو کیسے آب و تاب سے دلائل قطعیہ سنائے گئے ہیں دعویٰ ہی مدلل و
براہین ساطعہ ثبوت ہے مثبت بہ دلائل قاطعہ تاب دم زدنی نہیں اقبال کے سوا چارہ
نہیں۔ ہاں انصاف شرط ہے۔ ورنہ کچھ بھی نہیں۔
ایہا الناظرین! یہ وہی کتاب ہے جو فی الحقیقت لاجواب ہے۔ اور دعویٰ تو یہ ہے کہ
اسکا جواب ممکن نہیں۔ اگر مخالف بشرائط مندرجہ اشتہار جواب لکھیں تو پھر دس ہزار
روپیہ مفت نذر ہے اور حال یہ ہے کہ اگر مخالفوں کو کچھ بھی خدا ترسی ہو تو وہ بمجرد مطالعہ اس کتاب
کے جواب یہی دینا چاہیے کہ لا الٰہ الا اللہ حق اور محمد رسول اللہ برحق۔ ہم تو فخر یہ کہتے
ہیں کہ جواب ممکن نہیں۔ ہاں قیامت تک محال ہے۔ مخالفوں سے ہمارا بھی یہی سوال ہے کہ اگر
اپنے مذہبوں کو حق جانتے ہوں تو آئیے ہمیں گو ہمیں میدان ہے اگر جواب براہ صواب
لکھا جاوے تو دس ہزار روپیہ کا انعام ہے وعدہ مصنف کا کلام ہے لیجیے ہم

بھی ایک ہزار مزید برآں کرتے ہیں۔ دیکھیں ہمارے مخالف بھائی اب بھی حمیت کو کام فرماتے ہیں یا اپنے ہی بکبر کو بیٹھتے ہیں۔

اب روئے کلام مسلمانوں کی طرف ہے۔ بھائیو الکتاب براہین احمدیہ ثبوت قرآن و نبوت میں ایک ایسی بے نظیر کتاب ہے کہ جس کا ثانی نہیں مصنف نے اسلام کو ایسی کوششوں اور دلیلوں سے ثابت کیا ہے کہ ہر منصف مزاج یہی سمجھے گا کہ قرآن کتاب اللہ اور نبوت پیغمبر آخر الزمان حق ہے۔ دین اسلام منجانب اللہ اور اس کا پیرو حق آگاہ ہے عقلی دلیلوں کا انبار ہے خصم کو جو نہ جائے گریز اور نہ طاقتِ انکار ہے۔ جو دلیل ہے بین ہے جو برہان ہے روشن ہے۔ آئینۂ ایمان ہے۔ لب لباب قرآن ہے۔ ہادی طریق مستقیم مشعل راہ قویم مخزن صداقت۔ معدن ہدایت۔ برق خرمن اعداء۔ عدو سوز ہر دلیل ہے مسلمانوں کے لئے تقویت کتاب الجلیل ہے۔ ام الکتاب کا ثبوت ہے۔ بے دین حیران ہے مبہوت ہے"۔[۱]

مرزا نے براہین میں صرف مجدد ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ چنانچہ مرزائی مؤرخ کی زبانی سنیئے۔

ڈاکٹر بشارت رفیق خاص مرزا قادیانی، مرزا کے اشتہار سے ہی نقل کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

سب سے پہلے براہین احمدیہ میں آپ نے مجدد ہونے کا دعوےٰ کیا۔ لیکن اس دعوےٰ مجددیت کا اعلان خاص طور پر آپ نے ۱۸۸۵ء کے شروع

---

[۱] منشور محمدی "بنگلور" صفحہ ۲۱۴۔ ۲۱۷

میں ایک اشتہار کے ذریعے کیا [1]

ظاہر ہے کہ براہین میں مرزا نے مجددیت کا جو دعوے کیا تھا وہ کھلے بندوں نہیں تھا۔ بلکہ الفاظ کے پیچ و خم میں گم تھا اور پھر جب اس کو براہین کی مقبولیت کا اندازہ ہوا تو اس کی طبع کے ایک سال بعد اس نے مجدد ہونے کا واضح اعلان کر دیا۔ اور یہ اعلان ۱۸۸۵ء کو کیا جبکہ براہین احمدیہ اس اعلان سے ایک سال قبل یعنی ۱۸۸۴ء کو طبع ہو چکی تھی [2]

اس کے اعلان مجددیت تک کسی عالم نے مرزا پر کفر کا فتویٰ نہیں لگایا تھا۔ بلکہ اکثر علماء براہین کی تعریف میں رطب اللسان تھے جن میں خصوصاً حنفی علماء (مولانا شریف بنگلوری و غلام فرید چاچڑاں والے) پیش پیش تھے جیسے آپ کا مورخ ہی لکھتا ہے۔

سب سے پہلے انہوں نے دعوئے مجددیت کے ساتھ اپنی عظمت کا ڈھول پیٹنا شروع کیا۔ چونکہ مجددیت علماء امت ہی کا منصب ہے حاملین شریعت میں سے کسی نے اس دعوئے کی تکذیب نہ کی۔ اور اگر قادیانی صاحب اسی دعویٰ پر اکتفا کرتے رجوع خلق کی کوششوں میں مصروف رہتے تو کسی کو مخالفت کی ضرورت نہ تھی [3]

مولانا محمد رفیق دیوبندی صاحب نے اس حقیقت کو واضح کر دیا کہ دعویٰ مجددیت تک مرزا کی کسی نے تکذیب نہیں کی۔ فتویٰ کفر تو بہت بعد کی ہے ۱۸۸۵ء تک بقول آپ کے مورخ کے کوئی عالم مرزا کی تکذیب کرنے پہ تیار نہیں تھا۔

اگر مرزا براہین کے مندرجات سے کوئی قدم آگے نہ بڑھاتا تو کوئی حنفی عالم مرزا حنفی کی مخالفت بھی نہ کرتا۔ ہاں براہین کی مخالفت میں جو سب سے پہلے قلم حرکت میں آیا وہ مسلک اہلحدیث کے سرخیل علامہ نواب صدیق الحسن خان کا تھا۔ ملاحظہ ہو

---

[1] مجدد اعظم ص۱۱۳ ج ۱ [2] رئیس قادیان ص۶ ج فتویٰ ص۲ سیرۃ المہدی ص ... حیات طیبہ ص۸ مجدد اعظم ص۹۹ [3] رئیس قادیان ص۱ ج ۲

جب براہین احمدیہ چھپی تو مرزا نے دیگر علماء کی طرح اس کتاب کو نواب صاحب کی طرف بھی ارسال کیا نواب صاحب نے اس کتاب کو پھاڑ کر واپس کر دیا اس واقعہ کو مرزا صاحب و مورخین احمدیہ اور خود خان صاحب نے بھی ذکر کیا ہے [1]

اسی طرح مولانا محمد حسین بٹالوی نے بھی براہین احمدیہ کی مخالفت کی سنیئے معروف حنفی عالم و مناظر محمد عمر اچھروی لکھتے ہیں۔

براھین احمدیہ جب مرزا غلام احمد قادیانی نے تصنیف فرمائی تو مولوی محمد حسین بٹالوی نے اس براھین احمدیہ پر ہی ایک ریویو لکھا جس میں مرزا پر فتویٰ کفر لگایا اور مرزا غلام احمد صاحب کے پہلے مکفر براھین احمدیہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی ہی ہیں ملخصاً[2]

اب انصاف فرمایئے۔ مولانا اچھروی کی تحقیق کے مطابق تو براہین کی کما حقہ خبر لینے والے مولانا بٹالوی ہی تھے۔ آپ کے ہاں ہو سکتا ہے یہ تحقیق درست نہ ہو تو اس کا سوال بجائے ہم سے کرنے کے مولانا اچھروی کی روح سے یا پھر ان کی جماعت کے محققین سے پوچھ لینا۔

اصل بانی فتویٰ کفر

یہ بات کسی شک و شبہ سے بالاتر ہے کہ مرزا کو سب سے پہلے کافر قرار دینے والے مولانا محمد حسین بٹالوی اور امام العصر مولانا سید نذیر حسین دھلوی تھے۔ یہ اس وقت کی بات ہے۔ جب دوسرے مذاہب کے علماء ابھی اس میدان میں نہیں اترے تھے۔ چنانچہ مرزا خود لکھتا ہے۔

---

[1] حقیقۃ الوحی ص۲۳۵ تاریخ احمدیت ص۳۲/۲ ۔ حیات طیبہ ص۲۶ مجدد اعظم ص۱۰۲/۱ و فتوی ص۳۹

[2] مقیاس نبوت ص۵۲۵ ج۳

۱۔ ھذا الذی کفر فی قبل ان یکفر الاخرون [1]

محمد حسین بٹالوی نے مجھے سب سے پہلے کافر قرار دیا۔

۲۔ دوسرا فتنہ محمد حسین بٹالوی کی تکفیر کا فتنہ تھا اور اس کے ساتھ نذیر حسین دھلوی تھا [2]

۳۔ مرزا ہی لکھتا ہے کہ شیخ محمد حسین بٹالوی صاحب رسالۃ اشاعۃ السنۃ جو بانی مبانی تکفیر ہے جس کی گردن پر نذیر حسین دھلوی کے بعد تمام مکفروں کے گناہ کا بوجھ ہے [3]

۴۔ مرزا مولانا بٹالوی کے متعلق رقمطرازہے۔

سب سے پہلے استفتاء کا کاغذ ہاتھ میں لیکر ہر ایک طرف یہی صاحب (بٹالوی) دوڑے چنانچہ سب سے پہلے کافر اور مرتد ٹھہراتے ہیں۔ میاں نذیر حسین دہلوی نے قلم اٹھائی۔ اور بٹالوی صاحب کے استفتاء کو اپنی کفر کی شہادت سے مزین کیا۔ اور میاں نذیر حسین نے جو اس عاجز کو بلا توقف و تأمل کافر ٹھہرا دیا [4]

مرزا اس فتویٰ پر برہمی کا اظہار کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

۵۔ اس ظالم (بٹالوی) نے وہ فتنہ برپا کیا جس کی اسلامی تاریخ میں گذشتہ علماء کی زندگی میں کوئی نظیر ملنی مشکل ہے مخبوط الحواس نذیر حسین نے کفر نامہ پر مہر لگوائی [5]

۶۔ مرزا کی آخری عمر کی کتاب جو ۱۹۰۷ء میں طبع ہوئی اور مرزا ۱۹۰۸ء کو اس جہان سے عالم عقبیٰ کو سدھار گیا۔ اس نے اس کتاب میں بھی فتویٰ تکفیر کا بانی علماء اہلحدیث کو قرار دیا ہے۔ وہ لکھتا ہے۔

مکفر سے مراد مولوی ابو سعید محمد حسین بٹالوی ہے۔ کیونکہ اس نے استفتا لکھ کر نذیر حسین کے سامنے پیش کیا۔ اور اس ملک میں تکفیر کی آگ بھڑکانے والا نذیر حسین ہی تھا۔ تکفیر کے

---

[1] انجام آتھم ص۲۱۲ [2] سراج منیر ص۴۹ [3] ایضاً ص۷۱ [4] آئینہ کمالات اسلام ص۳۱

فتویٰ کا بانی بھی یہی تھا جس کا نام اللہ تعالیٰ نے ابو لہب رکھا[1]

مرزا اس فتویٰ کی تشہیر اور عام مسلمانوں میں اس فتویٰ کی قبولیت کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

۷۔ اس تمام فتنہ تکفیر کا بوجھ نذیر حسین دھلوی کی گردن پر ہے مگر تاہم دوسرے مولویوں کا یہ گناہ ہے کہ انہوں نے اس نازک امر تکفیر مسلمانوں میں اپنی عقل اور اپنی تفتیش سے کام نہیں لیا۔ بلکہ نذیر حسین کے دجالانہ فتویٰ کو دیکھ کر جو محمد حسین بٹالوی نے تیار کیا تھا۔ بغیر تحقیق اور تنقیح کے اس پر ایمان لے آئے ہم کئی مرتبہ لکھ چکے ہیں کہ اس نالائق نذیر حسین اور اس کے ناسعادت مند شاگرد محمد حسین کا یہ سراسر افترا ہے[2]

فتویٰ تکفیر کی یہی حقیقت ہے اس حقیقت سے انحراف و انکار ایک بدیہی حقیقت کا انکار ہے۔ اور پھر اس پر عیارانہ طریقے سے یہ کہنا کہ مولانا بٹالوی نے اپنی جماعت کی طرف سے اس فتویٰ سے رجوع کر لیا تھا۔ کذب بیانی اور حقائق سے روگردانی ہے وہ اس لئے کہ مولانا بٹالوی نے تو صرف متن تیار کیا تھا۔ اصل فتویٰ تو حضرت میاں صاحب نے دیا تھا اور میاں صاحب تو مرزا کی زندگی میں داعی اجل کو لبیک کہہ چکے تھے تو کیا انہوں نے فتویٰ سے رجوع موت کے بعد کرنا تھا۔

سنیئے۔ ایک حنفی دیوبندی مورخ مولوی رفیق دلاوری کی زبانی وہ مرزا کی اس پیش گوئی کو غلط کہتے ہیں۔ جس کے ذریعہ آپ مولانا بٹالوی اور پوری جماعت پر الزام لگا رہے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں۔

مولانا بٹالوی نے قبول مرزائیت سے اعراض کیا۔ بلکہ الٹا آخری وقت تک مرزائیت کے جسم پر چرکے لگاتے رہے۔ اور الہامی (مرزا) کے سینہ پر مونگ دلتے رہے۔ تردید

---

[1] حقیقۃ الوحی ص[illegible] [2] انجام آتھم ص۲۴۴

مرزائیت تو مولانا بٹالوی صاحب کا دن رات کا مشغلہ تھا۔ عرض الہامی کی یہ پیش گوئی بھی جھوٹی نکلی [۱]

خان صاحب۔ یہ بتاؤ تو سہی۔ تمہارا ہی ایک بڑا مورخ جس پہ تمہیں مکمل اعتماد ہے وہ تو بڑے وثوق سے کہہ رہا ہے کہ مولانا بٹالوی آخر وقت تک مرزائیت کی تردید کرتے رہے۔ اور مرزا نے جو مولانا کے متعلق پیشگوئی فرمائی تھی وہ جھوٹی نکلی لیکن تمہارا یہ اصرار ہے کہ مرزا پیش گوئی میں سچا تھا۔ کیونکہ رجوع تب ہی ممکن تھا کہو تم ضرور کہو کہ مولوی رفیق جھوٹا اور مرزا سچا تھا۔ کیونکہ مولوی رفیق نے تمہارے مفروضہ کو حقیقت کی سان میں باطل ثابت کر دیا ہے اور تم تو ماشاء اللہ کذب بیانی میں مرزا کے بھی استاد نکلے۔ وہ حقائق کی تاویل بھر تردید کرتا تھا اور تم نے تردید پہ ہی کمر باندھی ہے۔

؎ کعبہ کس منہ سے جاؤ گے غالب شرم مگر تم کو نہیں آتی

فتویٰ تکفیر اور مولانا امرتسری

خان صاحب کذب کی آخری منزلوں کو چھوتے ہوئے لکھتے ہیں کہ مولانا ثناء اللہ امرتسری قادیانیوں پہ کفر کا فتویٰ نہیں دیتے تھے اور نہ ہی ان کو مرزا قادیانی سے عداوت تھی [۲]

؎ الٰہی ان حسینوں کا لڑکپن ہی رہے
آتا ہے جب ہوش تو آتا ہے دل کا ستانا ان کو

سابقہ جھوٹوں کی طرح یہ بھی بہت بڑا جھوٹ ہے کہ مولانا امرتسری مرزا کو کافر نہیں سمجھتے تھے۔

---

[۱] رئیس قادیان ج ۲ ص ۱۳۳ [۲] فتویٰ ص

فاتح مرزائیت و پیغام موت مرزا مولانا امرتسری فرماتے ہیں۔

۱۔ اس میں شک نہیں کہ مرزائی گروہ عربی اسلام سے بالکل الگ ہے۔ ان کی روش سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ مرزا صاحب کے اقوال و افعال کو سند مانتے ہیں۔ بلکہ حدیث سے بھی مقدم سمجھتے ہیں۔ اس لئے ایسے گروہ کے ساتھ کوئی معاملہ بحیثیت مسلمانوں کے نہیں کرنا چاہیئے [۱]

یہ تو مولانا کا پوری امت مرزائیہ کے بارے میں فتوی کہ کسی مرزائی کو مسلمان نہیں سمجھتے تھے۔

۲۔ مرزا کے بارے میں فرماتے ہیں۔

قرآن شریف میں کتاب اللہ میں تحریف کرنے والوں کا ذکر بہت برے لفظوں میں آیا ہے۔ تحریف کلام ایسا برا فعل ہے کہ معمولی انسان کے کلام کو بھی بدلنا گناہ کبیرہ ہے۔ کلام اللہ کی تحریف کرنا تو اکبر الکبائر بلکہ کفر ہے۔ مرزا صاحب نے اس بدرسم کی بنیاد رکھ کر اپنی ساری جماعت کو اس برے طریقے پہ چلنے کی گویا راہنمائی کی ہے [۲]

۳۔ ایک جلسہ میں مولانا نے مرزا کو سرعام کافر قرار دیا۔ فرماتے ہیں۔

مرزا صاحب اور ان کی جماعت چونکہ عقاید باطلہ کی حامل ہے اور اصول اسلام سے منحرف ہے اس لئے وہ کافر ہے اور دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا کوئی تعلق نہیں [۳]

ہوا تھا کبھی سر قلم قاصدوں کا ۔ یہ تیرے زمانہ میں دستور نکلا

ان حوالجات سے بالکل واضح ہوجاتا ہے کہ مولانا ثناء اللہ امرتسری مرزا اور اس کی تمام جماعت کو کافر قرار دیتے تھے۔

کیونکہ یہ حنفی مقلد بھی حنفی ہی اپنے امام کے قول کو سند مانتا ہے مسلم الثبوت بلکہ حدیث سے بھی قول امام کو مقدم سمجھتا ہے۔ (تقریر ترمذی ص ۳۹) ۲) محمد یحیی [۱] [۲] [۳] فتنہ قادیانیت ص ۲۸۲

مرزا کی نظر میں حنفیت

مسالک مختلفہ میں کسی ایک مسلک کی تعریف اور اس پر عمل کی دعوت اس بات کی غمازی کرتی ہے کہ اس دعوت دینے والے کا تعلق بھی اسی مسلک اور مذہب سے ہے ورنہ مخالف مذہب والا تو غیر مذہب کی دعوت نہیں دیتا۔ مذاہب اختلافیہ میں ہر فریق اپنے مذہب پر عمل کرتا ہے اور دوسروں کو بھی اس پر عمل کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ کیونکہ وہ اسے ہی حق سمجھتا ہے بعینہٖ یہی بات مرزا کی تحریرات میں پائی جاتی ہے۔ وہ بار بار اپنے ماننے والوں کو فقہ حنفی پر عمل کرنے کی دعوت دیتا ہے اور خود بھی اسی فقہ پر عمل پیرا رہا ہے۔ اہلحدیث سے اسے فطرتی چڑ ہے اور یہ ایک مرزا کی بات نہیں بلکہ ہر متعصب حنفی اہلحدیث مسلک سے چڑھتا ہے اور اہلحدیث سے عناد و دشمنی رکھتا ہے۔ کیونکہ موجودہ حنفیت کی ساکھ متعصب اور تقلید جامد پر ہے جیسا کہ تقریر ترمذی صد ۳۹ میں مولوی محمود الحسن کا صحیح حدیث کے رد میں فیصلہ ہے۔ غالباً یہی حنفیت کی اصلی صورت ہے۔ مرزا امام صاحب اور فقہ حنفی کے بارے میں جلی حروف میں اعلان کرتا ہے کہ امام اعظم کوفی رضی اللہ عنہ جنکو اصحاب الرائے سے خیال کیا گیا ہے۔ اور ان کے مجتہدات کو بواسطہ دقت معانی احادیث صحیح کے برخلاف سمجھا گیا ہے۔ مگر اصل حقیقت یہ ہے کہ امام صاحب موصوف اپنی قوت اجتہادی اور اپنے علم و درایت اور فہم و فراست میں ائمہ ثلاثہ باقیہ سے افضل و اعلیٰ تھے۔ اور ان کی خداداد قوت فیصلہ ایسی بڑھی ہوئی تھی کہ وہ ثبوت۔ عدم ثبوت میں بخوبی فرق کرنا جانتے تھے۔ اور ان کی قوت مدرکہ کو قرآن شریف کے سمجھنے میں ایک خاص دستگاہ تھی اور ان کی فطرت کو کلام الٰہی سے ایک خاص مناسبت تھی اور عرفان کے اعلیٰ درجے تک پہنچ چکے تھے اسی وجہ سے اجتہاد و استنباط میں ان کے لئے وہ درجہ علیا مسلم تھا جس تک پہنچنے میں باقی سب لوگ قاصر تھے۔[۱]

---

[۱] ازالہ اوہام صد ۵۳۱

ذرا ٹھنڈے دل سے غور فرمائیے کہ فقہ اور امام صاحب کے متعلق ایسے جذبات کا اظہار کوئی غیر حنفی بھی کر سکتا ہے یہ تو خالص حنفی زبان تھی۔ جن کے نزدیک حضرت امام جیسا فہم و فراست کسی اور کو نصیب نہیں ہوا۔ بلکہ احناف میں سے ہی بعض نے یہ دعوٰی بھی کیا ہے کہ امام صاحب کے بعد اجتہاد کا دروازہ بھی بند ہو گیا ہے قدرے تغیر سے ہی بات مرزا صاحب نے کہہ دی کہ ان کو ایسا فہم و فراست اجتہاد اور استنباط کا ملکہ اور درجہ علیا حاصل تھا۔ جس سے باقی تمام لوگ قاصر ہیں۔ مرزا کی یہی عبارت اس کے حنفی المذہب ہونے کی دلیل کافی ہے اور یوں نے حضرت امام کے اجتہاد کو ضرور تسلیم کیا ہے۔ لیکن کبھی غیر حنفی نے امام صاحب و فقہ حنفی کے متعلق ان جذبات کا اظہار نہیں کیا جو مرزا نے مذکورۃ الصدر عبارت میں کیا ہے اگر مرزا حنفی نہ ہوتا اور اس کا حنفیت سے تعلق نہ ہوتا تو وہ حضرات ائمہ ثلاثہ کی توہین کبھی نہ کرتا۔ یہی بس نہیں بلکہ مرزا نے حضرت امام صاحب کو دیگر حنفیوں کی طرح امام اعظم کہا ہے [1]

ابو حنیفہ کو امام اعظم لکھنا خالص حنفی نقطہ نظر کی ترجمانی اور دیگر آئمہ کے مقابلہ میں امام صاحب سے خصوصی اظہار عقیدت ہے۔ ورنہ اہلحدیث تو تمام کائنات کے لئے امام اعظم حضرت محمد رسول اللہ کو ہی مانتے ہیں کسی امتی کو امام اعظم ماننے کا تصور ہی پیدا نہیں ہوتا۔ مرزا امام صاحب کے متعلق اپنے عقیدہ کو مزید بیان کرتا ہے۔

[2] وہ ایک بحر اعظم تھا دوسرے سب اس کی شاخیں ہیں اس کا نام اہل الرائے رکھنا ایک بھاری خیانت ہے [2]

فقہ حنفی کے متعلق مرزائیوں کا اجتماعی فیصلہ۔

فقہ احمدیہ کا بعض امور میں اختلاف۔ فقہ حنفی کے مخالف قرار نہیں دیا سکتا۔

---

[1] مجموعہ اشتہارات ص ۲۲۵ ج ۱ [2] الحق ص ۱۵۱ [3] فقہ احمدی ص ۱۳

خصوصاً جب کہ یہ اختلاف انہی اصولوں پر مبنی ہے جنہیں فقہا حنفی تسلیم کرتے ہیں [۱]

معلوم ہوا کہ فقہ حنفی و فقہ احمدی دو مختلف فقہیں نہیں بلکہ ایک ہی ہیں چند ایک مسائل میں اختلاف کی وجہ سے فقہ احمدی کو الگ تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ مرزائی کہتے ہیں ہمارا ان سے اصولی اختلاف نہیں۔

مرزا البشیر اپنے باپ کا امام صاحب کے متعلق عقیدہ بیان کرتا ہے۔

یوں تو حضرت مسیح تمام اماموں کو عزت کی نظر سے دیکھتے تھے۔ مگر امام ابوحنیفہ صاحب کو خصوصیت کے ساتھ علم و معرفت میں بڑھا ہوا سمجھتے تھے۔ اور ان کی قوت استدلال کی بہت تعریف فرماتے تھے [۲]

اس طرح حنفی مذہب کی کثرت کو مرزا اسکی صداقت کی دلیل سمجھتا ہے۔ چنانچہ وہ کہتا ہے کہ

اس فرقہ کی کثرت خدا کے ارادہ پر دلالت کرتی ہے [۳]

کثرت کو صداقت کی دلیل صرف مرزا نے ہی نہیں ٹھہرایا بلکہ ہر حنفی مقرر و خطیب یہی بات دھراتا ہے۔ مفتی عزیز الرحمٰن کی کتاب امام اعظم۔ اٹھا کر دیکھئے تمہیں وہاں سے یہی مرزا کے قول کی صداقت مل جائے گی۔

مولوی بشیر مظاہری نے اپنی کتاب دو نبی میں مرزا سے اپنا دامن چھڑانے کیلئے یہ گپ ہانک دی کہ مرزائی فقہ پر زبان درازی کرتے ہیں تو اس کا جواب ایک قادیانی مورخ مرتضیٰ حسن نے یوں دیا۔

حضرت امام ابوحنیفہ کو ہم امام اعظم مانتے ہیں۔ اور ان کی فقہ پر عموماً عمل

---

[۱] فقہ احمدی ص ۱۵ [۲] سیرت مہدی ج ۲ ص ۴۹ [۳] ریویو بر مباحثہ چکڑالوی و بٹالوی ص ۵

کرتے ہیں [1]

مزید لکھا ہے۔

ہم فقہ کو بھی مانتے ہیں فقہاء عظام کی دل سے قدر کرتے ہیں۔ اور ان کے اجتہاد و تفقہ کی قدر کرتے ہیں۔ ہم (مرزائی) بالخصوص امام ابو حنیفہ کی فقہ پر عمل پیراں ہیں۔ اس کی ہدایت ہمارے امام مرزا صاحب نے فرمائی ہے [2]

ان اقتباسات سے یہ باتیں مستنبط ہوتی ہیں کہ

۱۔ حنفیوں کی طرح مرزائیوں کے بھی امام اعظم ابو حنیفہؒ ہیں۔

۲۔ مرزائی فقہ حنفی پر بالعموم و بالخصوص عمل کرتے ہیں۔

۳۔ فقہ حنفی پر عمل کرنے کی مرزائیوں کو یہ ہدایت ان کے بڑے مرزا غلام احمد قادیانی نے کی ہے۔

۴۔ کیونکہ مرزا خود حنفی تھا اور فقہ حنفی پر ہی عمل کرنا ضروری سمجھتا تھا۔

قارئین کرام: آپ نے مسلک اہلحدیث کے متعلق بھی مرزائیت کا ردعمل دیکھ لیا وہ مسلک حق اہلحدیث کو کتنی نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اگر مرزا اہلحدیث ہوتا تو وہ اہلحدیث کے متعلق ایسی سطحی لچر اور بے ہودہ زبان استعمال نہ کرتا۔ اگر وہ حنفی نہ ہوتا تو فقہ حنفی کی توصیف و تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے نہ ملاتا۔ اور نہ ہی اپنی امت کو فقہ پر عمل کرنے کا حکم جاری کرتا۔ یہی وجہ ہے کہ مولانا اشرف علی تھانوی مرزا سے گہری عقیدت رکھتے تھے۔ فلسفہ اسلام کے موضوع پر جو تھانوی صاحب نے کتاب لکھی ہے اسکے صفحات کے صفحات مرزا کی کتابوں سے نقل کر دیئے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے اسلام کا صحیح فلسفہ مرزا کی کتابوں سے ہی سمجھا ہے۔

---

[1] مجدد زماں ص۱۲۳ [2] ایضاً ص۲۱۷

ہم قارئین کے سامنے مولانا تھانوی کا ایک اقتباس پیش کرتے ہیں جو انہوں نے مرزا کی کتاب سے لفظ بلفظ نقل کیا ہے۔

مرزا قادیانی کی عبادت	مولانا تھانوی کی عبارت
اس بات کا کس کو علم نہیں کہ یہ جانور اوّل درجہ کا نجاست خور اور نیز بے غیرت اور دیوث ہے۔ اب کے حرام ہونے کی وجہ ظاہر ہے کہ قانون بھی چاہتا ہے کہ ایسے پلید اور بد جانور کے گوشت کا اثر بھی بدن اور روح پر بھی پلید ہی ہو۔ کیونکہ ہم ثابت کر چکے ہیں کہ غذاؤں کا بھی انسان کی روح پر ضرور اثر ہوتا ہے۔ پس اس میں کیا شک ہے کہ ایسے بد کا اثر بھی بد ہی پڑے گا۔ جیسا کہ یونانی طبیبوں نے اسلام سے پہلے ہی یہ رائے ظاہر کی ہے کہ اس جانور کا گوشت بالخاصیت حیا کی قوت کو کم کرتا ہے اور دیوثی کو بڑھاتا ہے۔	"اس بات کا کس کو علم نہیں کہ یہ جانور اول درجہ کا نجاست خور اور نیز بے غیرت اور دیوث ہے۔ اب کے حرام ہونے کی وجہ ظاہر ہے کہ قانون بھی چاہتا ہے کہ ایسے پلید اور بد جانور کے گوشت کا اثر بھی بدن اور روح پر بھی پلید ہی ہو۔ کیونکہ ہم ثابت کر چکے ہیں کہ غذاؤں کا بھی انسان کی روح پر ضرور اثر ہوتا ہے۔ پس اس میں کیا شک ہے کہ ایسے بد کا اثر بھی بد ہی پڑے گا۔ جیسا کہ یونانی طبیبوں نے اسلام سے پہلے ہی یہ رائے ظاہر کی ہے کہ اس جانور کا گوشت بالخاصیت حیا کی قوت کو کم کرتا ہے اور دیوثی کو بڑھاتا ہے"
اسلامی اصول کی فلاسفی صہ ۲۴ از مرزا قادیانی طبع ۱۸۹۶ء	احکام اسلام عقل کی نظر صہ ۲۰۴ مولف مولانا تھانوی طبع ۱۹۷۸ء

مولانا تھانوی کی یہ کتاب پہلی دفعہ ۱۹۴۷ء میں طبع ہوئی جبکہ مرزا کی کتاب کو طبع ہوئے اکاون برس گزر چکے تھے یہ صرف ایک اقتباس کی بات نہیں بلکہ اس کے اکثر اقتباسات مرزا کی کتابوں سے ہی مسروق ہیں۔

اختصار کے پیش نظر ہم قارئین کرام کے سامنے مرزا کی کتابوں کے صفحات اور اسی طرح مولانا تھانوی کی مذکورہ کتاب کے صفحوں کی نشاندہی کرتے ہیں جن میں تھانوی صاحب نے مرزا کی کتابوں سے نہایت دیانتداری سے لفظ بلفظ نقل کیا ہے

مولانا تھانوی کی کتاب	مرزا کی کتابیں
نمازوں کا فلسفہ ص ۵۱	کشتی نوح ص ۶۵
فلسفہ اخلاق ص ۲۲۴	نسیم دعوت ص ۲۷
عفت کا فلسفہ ص ۱۶۶	اسلامی اصول کی فلاسفی ص ۳
فلسفہ نکاح ص ۱۳۷ و ص ۱۵۸	آریہ دھرم ص ۱۹
قبولیت دعا ص ۸۵	برکات الدعاء ص ۸۰ و ۱۱-۱۲
یہ اقتباس ملخصاً لیا گیا ہے۔	الحکم جلد ۳ ص ۲-۳
قبور سے تعلق ارواح ص ۶۵	

بس یہی عرض ہے۔

؎ پہنچی ہے خاک جہاں کا خمیر تھا۔

یہیں بس نہیں مولانا عبدالماجد دریا آبادی مولانا تھانوی کی ایک خصوصی مجلس کا ذکر کرتے ہیں جس میں موضوع سخن مرزا کی ذات تھی۔ کسی ایک مجلسی نے مرزا کے متعلق سخت الفاظ استعمال کئے تو مولانا تھانوی نے اس کو بہت محسوس کیا چنانچہ مولانا دریا آبادی لکھتے ہیں۔

حضرت نے معاً لہجہ بدل کر ارشاد فرمایا کہ یہ زیادتی ہے توحید میں ہمارا ان کا کوئی اختلاف نہیں۔ اختلاف رسالت میں ہے اور اس کے بھی صرف ایک باب میں۔ یعنی عقیدہ ختم رسالت میں۔ بات کو بات کی جگہ پر رکھنا چاہیئے جو شخص ایک جرم کا مجرم ہے۔ یہ تو ضروری نہیں کہ وہ دوسرے جرائم کا بھی ہو۔

ارشاد نے آنکھیں کھول دیں۔ اور صاف نظر آنے لگا یایہا الذین امنوا لایجرمنکم شنان قوم علی الا تعدلوا اعدلوا ھو اقرب للتقوی اے مسلمانوں کسی گروہ کی مخالفت تم کو اس پر آمادہ نہ کر دے کہ تم بے انصافی پر اتر آؤ۔ انصاف پر قائم رہو اور یہی قرین تقوٰے ہے [1]

ملاحظات۔

؏ ذراسی بات پر اے داغ تم ان سے بگڑ بیٹھے

اسی کا نام الفت ہے محبت اس کو کہتے ہیں۔

یہ واقعہ مولانا تھانوی کی خصوصی مجلس کا ہے۔

۲ اس مجلس میں کسی نے قادیانی جماعت کی خبر ذرا سخت الفاظ میں لی۔

۳ مولانا تھانوی نے اس رویہ کو سخت ناپسند فرمایا۔

۴ مرزائیت کے بارے میں اپنے نظریہ کو بیان فرمایا کہ ہمارا اور ان کا سوائے ایک مسئلہ کے اور کوئی اختلاف نہیں۔

۵ وہ مسئلہ عقیدہ ختم رسالت کا ہے۔

---

[1] سچ باتیں صـ ۲۱۳

۶۔ فقہ حنفی کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں۔

۷۔ مرزائیت کی بریت کرتے ہوئے مولانا نے قرآن کی ایک آیت پیش کی۔

راقم الحروف کہتا ہے کہ عقیدہ ختم رسالت کی تعبیر ناحق جس طرح مرزائیوں نے کی اسی طرح بعض بزرگان دیوبند نے بھی کی۔ جس سیڑھی پر مرزا نے قدم رکھا تھا۔ اس سیڑھی کو علماء دیوبند نے تیار کیا تھا۔ لیکن ان بعض بزرگان دیوبند نے قدم رکھنا بعض حالات کے پیش نظر نامناسب سمجھا تو مرزا نے اسکو خالی دیکھ کر اپنے قدم جمانے کی کوشش کی۔

فقہ کے بارے میں مرزائی اور دیوبندی اختلاف ہوتا تو مولانا تھانوی مرزائی کی طرف سے بلا موکل وکیل صفائی نہ بنتے اور اتنے اچھے انداز میں ان کی صفائی پیش کرنے کی زحمت گوارہ نہ کرتے یاد رہے یہ بات ۱۹۳۲ء کی ہے۔ یعنی فتویٰ کفر سے تقریباً ۴۲ سال بعد کی۔

ع کون کہتا ہے ہم تم میں جدائی ہوگی
یہ ہوائی کسی دشمن نے اڑائی ہوگی

مرزا حنفی تھا

ع نہ تم صدمے ہمیں دیتے نہ ہم یوں فریاد کرتے
نہ کھلتے راز سربستہ نہ یوں رسوائیاں ہوتیں

ہم اب اصل مدعیٰ کی طرف لوٹتے ہیں ہمارے موصوف نے مرزا کو اہلحدیث

سے۔ مرزا کو صاحب توحید لکھنا حقائق کا خون کرنا ہے کیوں کہ یہ حقیقت ہے کہ مرزا صاحب نے خود خدائی کا دعویٰ کیا تھا۔ دیکھو "اربعین صفحہ ۲" آئینہ کمالات صفحہ ۵۶۵

ثابت کرنے کے لئے ایسے تلبیسانہ طریقہ سے کام لیا کہ شیطان بھی خود کو اس کے مقابلہ میں ہیچ سمجھے اور پکار اٹھے الامان۔ الغرض خان صاحب سے جتنا جھوٹ بولنا ممکن تھا وہ اس سے بڑھ کر اپنی مکارانہ صلاحیت کو بروئے کار لائے اور جو انہوں نے اس سلسلہ میں حوالے سپرد قلم کئے ہیں کسی ایک سے بھی یہ معلوم نہیں ہوتا کہ مرزا اہلحدیث تھا ہاں وہ حوالے ایسے ہیں جن میں خانصاحب نے جی بھر کر خیانت سے کام لیا ہے۔ اور انہیں ناحق اپنے مطلب کا بنانے کی کوشش کی ہے۔

جن پر ہم تفصیلی گفتگو تو اصل کتاب میں کریں گے۔

قارئین کرام کی ضیافت طبع کے لئے صرف ایک حوالہ سپرد قلم کرتے ہیں۔ جس سے موصوف کی دیانتداری اور علمی لیاقت کھل کر سامنے آجائے گی۔

موصوف بقول مرزا لکھتے ہیں۔

میری پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں ہوئی۔ جب میں چھ سال کا تھا ایک فارسی خواں معلم میرے لئے نوکر رکھا گیا۔ اس پر خان صاحب ریمارکس کرتے ہوئے لکھتے ہیں مرزا صاحب کا اپنے استاد کو نوکر قرار دینا خالص ترک تقلید کا اثر تھا[1]

یہ ان کی سب سے بڑی دلیل ہے جو انہوں نے مرزا کے اہلحدیث ہونے پر سب سے پہلے بیان فرمائی ہے۔ ظاہر ہے جو دلیل سب سے پہلے ذکر کی جائے اس کا پیش کرنے والے کے نزدیک وزن زیادہ ہوتا ہے۔ لہذا ان کے نزدیک مرزا کے اہلحدیث ہونے کی یہی دلیل سب سے قوی ہے اس لئے تو انہوں نے اس کو سب سے پہلے ذکر کیا ہے۔ لیکن بنظر انصاف دیکھیے۔ صرف استاد کو نوکر کہنا اہلحدیث ہونے کے لئے کافی ہے۔ اور کیا یہ ترک تقلید کا ہی ثمرہ ہے۔

---

[1] فتویٰ صہ ۲۵

سنئے امام ابوحنیفہ۔ قاضی ابو یوسف۔ امام محمد یہ سبھی تقلید کے منکر اعظم تھے صاحبین نے تو تقلید کے پر زے اڑا دیئے ہیں۔ تو پھر تمہارے مفروضہ کے مطابق یہ ائمہ احناف گستاخ تھے۔ ترک تقلید کی بنا پر کسی پر فتویٰ لگانا ہے تو پہلے ائمہ احناف پر لگا دو۔

آپ کے مورخ مولوی محمد رفیق تو فرماتے ہیں کہ مرزا کی تعلیم کے لئے استاد نوکر رکھنا ایک افسانہ یعنی بالکل بے بنیاد ہے [1]

ع میں اس مقام پہ تجھ کو تلاش کرتا ہوں
حقیقتوں کا یہاں تصرف مجازی ہے

بقول آپ کے مورخ کے مرزا نے جھوٹ بولا ہے اسی طرح آپ نے اس کے جھوٹ پر مکھی پہ مکھی مارنے میں اکتفا کیا۔

ے مجھے تو منظور ہے مجنون کو لیلیٰ
نظر اپنی اپنی پسند اپنی اپنی

اہلحدیث اور مسلک اہلحدیث سے بیزاری کا اعلان

مرزا لکھتا ہے:۔

میرا دل ان لوگوں سے کبھی راضی نہیں ہوا اور مجھے یہ خواہش کبھی نہیں ہوئی کہ مجھے وہابی کہا جائے اور میرا نام کسی کتاب میں وہابی نہ نکلے گا [2] واضح رہے کہ مرزا کے نزدیک وہابی صرف اہلحدیث ہیں جیسا کہ وہ خود لفظ وہابی اہلحدیث پر استعمال کرتا ہے (ملفوظات ص ۲۲۶ ج ۴ اسی طرح دیگر مقلدین کی طرح مرزا بھی اہلحدیث کو غیر مقلد کہتا ہے۔ ملفوظات ص ۶۳ ج ۳۔ اور غالباً اہلحدیث کو غیر مقلد

---

[1] رئیس قادیان ص ۲۰ ج ۱ [2] ملفوظات ص ۲۰۳ ج ۴

نہا مرزا کی عین سنت سیئہ ہے۔ اس طرح مرزا بشیر احمد بھی اہلحدیث کا تعارف کرتے وقت وہابی کا لفظ استعمال کرتا ہے (سیرۃ مہدی صـ۲۸ ج ۲) مولوی غلام قادر بھیری حنفی اہلحدیث کے بہت مخالف تھے۔ مرزا بھی اہلحدیث کی مخالفت میں اپنے دیگر حنفیوں کی طرح بہت متشدد تھا۔ اور یہ بات مولوی عبدالقادر حنفی کو بہت اچھی لگتی تھی۔ چنانچہ بقول قادیانی مولوی غلام قادر حنفی بھیروی نے مرزا بیت کے خلاف قلم نہیں اٹھایا کہ وہ اس سلسلہ کو اس لئے پسند کرتا ہے کہ وہابیوں کی خوب خبر لی ہے [۱]

مذکورہ بحث سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ مرزا نے مسلک اہلحدیث سے بھی بیزاری کا اظہار کیا اور اہلحدیث سے بھی۔ اعدلوا ھو اقرب للتقوٰی)

مرزا کے گھر کی شہادت

مرزا کا صاحبزادہ بشیر احمد اپنے باپ کے مذہب کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتا ہے۔ لیکن اصولاً آپ ہمیشہ اپنے آپ کو حنفی ظاہر فرماتے تھے اور آپ نے اپنے لئے کسی زمانہ میں بھی اہل حدیث کا نام پسند نہیں فرمایا [۲]

مرزا کے حالات کو اس کی اولاد سے کون ہے جو زیادہ جانتا ہو۔ مرزا کا لڑکا تو شہادت دے رہا ہے کہ وہ اصولاً حنفی ہے اور انہوں نے اہلحدیث کہلانا کبھی پسند نہیں کیا۔ مرزا کے متعلق یہ شہادت بہت وزنی ہے اس کے باوجود یہ بشیر احمد کا ذاتی خیال نہیں بلکہ مرزا نے بھی تو اپنے متعلق یہی کہا ہے۔ جیسا کہ اوپر گزر چکا ہے۔

بلا شبہ مرزا اپنے خاندان کی طرح ہر دور میں حنفی رہا ہے۔ اس نے حنفیت کو کبھی نہیں چھوڑا۔ اور یہی بات ایک دیوبندی مولوی غازی احمد (جو قاضی شمس الدین مرحوم گوجرانوالہ کا شاگرد تھے) نے کہی ہے فرماتے ہیں۔ میں نے مرزا صاحب کی تحریر پڑھی

---

[۱] ملفوظات مرزا ج ۴ صـ۱۰۱ [۲] سیرۃ مہدی صـ۴۹ ج ۲

ہے کہ میں اور میری جماعت کے افراد فقہی مسلک میں امام ابو حنیفہ کے پیرو کار ہیں۔
اس اقتباس کا پس منظر یہ ہے کہ مولوی غازی احمد لکھتے ہیں۔ کہ میری ربوہ میں مرزا ناصر سے ملاقات ہوئی۔ اس میں بہت سی باتیں ہوئیں ان میں ایک بات یہ تھی کہ

میں نے مرزا صاحب کی تحریر پڑھی ہے کہ میں اور میری جماعت کے افراد فقہی مسلک میں امام ابو حنیفہ کے پیروکار ہیں۔ ناصر صاحب میں بھی حنفی مسلک سے تعلق رکھتا ہوں۔ ناصر صاحب نے اظہار مسرت فرمایا۔ میں نے عرض کیا کہ مرزا صاحب تو آپ کے خیال کے مطابق منصب نبوت سے سرفراز تھے۔ کیا یہ امر منصب نبوت کے شایان شان ہے کہ ایک نبی ایک امتی کے فقہی مسلک کا پیروکار اور مقلد ہو۔ کیا یہ مقام نبوت کی توہین نہیں؟

ناصر صاحب نے فرمایا اس سوال کا جواب بھی کسی دوسری مجلس میں تفصیل کے ساتھ دوں گا[1]

اس دیوبندی عالم کے بیان سے بہت سی باتیں اخذ ہوتی ہیں۔

۱۔ مرزا نے خود کو حنفی لکھا ہے۔
۲۔ مرزا نے اپنی جماعت کا فقہی مسلک حنفی بنایا ہے۔
۳۔ دیوبندی مولوی نے مرزا کی ذاتی تحریر سے اس کا حنفی ہونا پڑھا ہے۔
۴۔ اس لئے مرزا ناصر اپنے حنفی بھائی کو مل کر بہت خوش ہوا۔
۵۔ مرزا ناصر نے بھی اپنے دادا مرزا غلام احمد کے مسلک حنفی پہ مہر لگا دی۔

رہا یہ سوال مولانا کا کہ۔ نبی اور مقلد؟ تو اس کا جواب ہم سے لیں۔ حنفیت کی گلکاریوں میں یہ بات مرزا سے برسوں پہلے سرایت کر چکی تھی کہ آنے والا مسیح حنفی فقہ کا پیروکار ہوگا۔ جس کی وجہ سے مرزا میں یہ جرأت پیدا ہوئی سنیئے سید احمد

---

[1] من الظلمات الی النور ص ۹۳

سرہندی حنفی فرماتے ہیں۔

۱۔ ان عیسیٰ یعمل بعد نزولہ بمذھب الامام ابی حنیفہ[۱]

حضرت عیسیٰ نازل ہونے کے بعد فقہ حنفی پر عمل کریں گے۔

۲۔ خواجہ غلام فرید حنفی فرماتے ہیں۔

حضرت عیسیٰ آنحضرت صلی اللہ کے دین پر رہیں گے اور امام اعظم ابو حنیفہ کا مذہب اختیار کریں گے[۲]

۳۔ مولوی شریف نوری حنفی بریلوی فرماتے ہیں۔

شریعت محمدؐ کا علم سیکھنے کیلئے خضر ہر روز امام ابو حنیفہ کی مجلس میں آیا کرتے تھے اور مرنے کے بعد انکی قبر پر آکر فقہ سیکھتے تھے ملخصاً[۳]

دل کے پھپھولے جاگ اٹھے دل کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

اگر غازی صاحب تک میری یہ تحریر پہنچ جائے تو یقیناً ان کے اس سوال کا جواب ضرور ہو جائے گا۔ جس کو مرزا نامی نے کسی مصلحت کیوجہ سے نہ دیا ہوگا۔ کہ حنفی بزرگوں نے مرزا کے لئے متعلد نبی بننے کی راہ ہموار کی تھی۔ اور مرزا نے بلا دھڑک اس راہ پر خار پر قدم رکھ دیا تھا۔ کیونکہ حنفی قول و اقوال میں سے بہت سا سامان تیار شدہ ہی مل جاتا ہے۔ اگر اعتبار نہیں تو حنفی علماء کی کتابوں پر ایک نظر ڈال لو وہاں کافی سامان عبرت موجود ہے۔

مرزا اوّل تا آخر حنفی تھا

مرزا کے حنفی ہونے میں کسی صاحب بصیرت کو اختلاف نہیں ہو سکتا

---

[۱] المنتخبات من المکتوبات ص۱۹ طبع ترکی والنصر ص۲۲ عبدالرحمن عبدالخالق طبع کویت
[۲] فوائد فریدیہ ص۶۲ [۳] ... تقریر ... ص۱۱

اقرار تو خان صاحب بھی کرتے ہیں کہ مرزا پہلے حنفی تھا۔ لیکن بعد میں غیر مقلد ہو گیا تھا۔ دیوبندی عالم کے حوالہ سے وہ لکھتے ہیں۔

ابتدائی حالت میں اگر مرزا حنفی ہو تو ہو سکتا ہے [1]

؎ کفر ٹوٹا خدا خدا کر کے۔

پہلے تو اس بات پر مصر تھے کہ مرزا حنفی تھا ہی نا۔ اب ذرا حقائق نے حق کہنے پر مجبور کیا تو فرما دیا ہو سکتا ہے کہ وہ پہلے حنفی ہو۔

؏ راہ پر آگیا ہے وہ خود یا توں میں سے
اور کھل جائے گا دوچار ملاقاتوں میں ۔

احوال واقعی

مرزا نے کسی دور میں بھی اہلحدیث ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔ بلکہ آخر تک اپنے خاندانی مسلک یعنی فقہ حنفی پر قائم رہا۔ جیسا کہ اس کا لڑکا یہ کہتا ہے کہ مرزا نے کسی زمانہ میں بھی اہلحدیث ہونا پسند نہیں کیا [2]

بیٹے کی شہادت کے بعد ایک اہم اور مشہور قادیانی مولوی محمد علی لاہوری امیر جماعت احمدیہ لاہور یہ جس پر تمہیں خود بھی کچھ زیادہ ہی اعتماد ہے۔

حضرت مرزا ابتداء سے آخر زندگی تک علی الاعلان حنفی المذہب ہے [3] یہ اس شخص کا بیان ہے جو مرزا کی صحبت میں پچیس سال کے عرصہ سے زیادہ رہا ہے۔ اور مرزا کے خصوصی ارکین میں اس کا شمار ہوتا ہے وہ کہتا ہے کہ مرزا صاحب پوشیدہ طور پر نہیں بلکہ علی الاعلان تمام عمر حنفی رہے ۔

حنفی بنانے کی تحریک

مرزا حنفی ہی نہیں تھا وہ درپردہ حنفیت کا بہت بڑا مبلغ اور کارندہ تھا۔

---

[1] فتوی ص۳۶ [2] سیرۃ المہدی ج ۲ ص۴۹ [3] تحریک احمدیت ص۱۱ ج ۱ ص۱۳۳ ج ۲

بظاہر اگرچہ اس نے دیوبندیوں کی لائن چھوڑ کر نئی لائن اختیار کر لی تھی تاہم مولانا مودودی اور پرویز کی طرح عملی زندگی میں فقہ کو ہی اہمیت دیتا تھا چنانچہ اس کے اپنے الفاظ ہیں۔ ہمارے ہاں جو آتا ہے۔ اسے پہلے حنفیت کا رنگ چڑھانا پڑتا ہے [1]

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مرزا صاحب اپنے مریدوں کو پہلے حنفی کیوں بتلاتے تھے۔ وہ اس لیے کہ کوئی شخص حنفی ہوئے بغیر مرزا کے شیطانی الہام کو قبول نہیں کر سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ مرزا نے خلیفہ نور الدین کو ایک خط لکھا جس میں یہ حکم نامہ جاری کیا کہ آپ یہ اعلان کر دیں کہ میں حنفی المذہب ہوں۔

جب نور الدین نے اس خط کا جواب لکھا تو اس کے نیچے یہ دستخط کئے۔ نور دین حنفی [2] یہی بس نہیں۔ بلکہ مرزا کو اہلحدیث کے ان مسائل سے بھی نفرت تھی۔ جن میں اہلحدیث اور احناف کا اختلاف ہے وہ اپنے مریدوں کو ایسے اہلحدیث مسائل چھوڑنے کا حکم دیا کرتا تھا۔ مرزا بشیر احمد میاں عبد اللہ سنوری قادیانی کی زبانی بیان کرتا ہے کہ

اوائل عمر میں میں سخت غیر مقلد تھا اور رفع یدین اور آمین بالجہر کا بہت پابند تھا۔ حضرت صاحب کی ملاقات کے بعد بھی میں نے یہ طریق مدت تک جاری رکھا۔ عرصہ کے بعد ایک دفعہ جب میں نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی تو نماز کے بعد آپ نے مسکرا کر فرمایا۔ میاں عبد اللہ اب تو اس سنت پر بہت عمل ہو چکا ہے اور اشارہ رفع یدین کی طرف تھا۔ میاں عبد اللہ صاحب کہتے ہیں کہ اس دن سے میں نے رفع یدین کرنا ترک کر دیا۔ بلکہ آمین بالجہر کہنا بھی چھوڑ دیا۔ میاں صاحب بیان کرتے ہیں میں نے حضرت (مرزا) صاحب کو کبھی رفع یدین کرتے یا آمین بالجہر کہتے نہیں سنا۔ اور نہ کبھی بسم اللہ بالجہر پڑھتے سنا (مرزا البشیر کہتا ہے) کہ حضرت مسیح موعود کا طریق وہی تھا جو میاں عبد اللہ نے بیان کیا [3]

---

[1] ملفوظات ص۳۳۲ ج ۲ [2] سیرۃ مہدی ص۵۴ ج ۲ [3] سیرۃ مہدی ص$\frac{۱۶۲}{۱}$

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ میرے حق میں
خود زلیخا نے کیا ہے پاک دامن ماہ کنعاں کا

حنفی مناظر اعظم

مرزا بشیر احمد نے اپنے والد کے حالات ذکر کرتے ہوتے لکھا ہے۔

ایک دفعہ قبل دعویٰ مسیحیت لوگوں نے حضرت مسیح موعود کو مولوی محمد حسین بٹالوی کے مقابلہ میں بعض حنفی اور وہابی مسائل کی بحث کے لئے بلایا۔ اور ایک بڑا مجمع لوگوں کا اس بحث کے سننے کے لئے جمع ہو گیا [1]

قادیانی مورخ ڈاکٹر بشارت اس واقعہ کو اس انداز میں پیش کرتا ہے۔ مولوی محمد حسین بٹالوی نئے نئے پڑھ کر اور مولوی بن کر بٹالہ آتے تھے۔ تو چونکہ یہ اہلحدیث تھے اس لئے حنفیوں کو ان کے یہ خیالات بہت گراں گزرے۔ بعض اختلافی مسائل میں بحث کرنے کے لئے حنفیوں نے حضرت اقدس مرزا صاحب کی طرف رجوع کیا۔ اور ان کا ایک نمائندہ حضرت اقدس کو قادیان سے بٹالہ لے آیا [2]

اس مناظرے کا نتیجہ کیا نکلا۔ حنفی مناظر اہلحدیث مناظر سے شکست کھا گیا۔ لیکن دیوبندی گکھڑوی فقاہت پر قربان۔ خان صاحب فرماتے ہیں اصل میں مرزا غیر مقلد تھا (یہ جھوٹ انکو ان کے والد محترم سے ہی حصہ میں آیا ہے) اس لئے تو اسکو شکست ہوئی۔ جو مرزا کو مناظرہ کے لئے لانے والے تھے وہ اپنے بھولپن کی وجہ سے غلط فہمی کا شکار تھے [3]

مرزا حنفی کا اہلحدیث مناظر سے شکست کھا جانا تو کوئی عجوبہ نہیں۔ آج تک دیوبندیوں نے اہلحدیث سے بہت مناظرے کئے ہیں۔ لیکن اکثر مناظروں کا اثر یہی رہا ہے کہ دیوبندی علماء نے مسلک اہلحدیث قبول کر لیا۔ کبھی کسی اہلحدیث نے حنفیت کو قبول نہیں کیا تمہارے مناظروں نے ہی تو ہماری جماعت میں اضافہ کیا ہے۔ اگر شکست کھانے کی

---

[1] سیرۃ مہدی ص۱۹۱ ج ۲ [2] مجدد اعظم ص۱۳۴ ج ۲ [3] فتاوی ص۲۵

وجہ سے مرزا غیر مقلد ٹھہرتا ہے تو کیا تمہارے آج تک جتنے شکست خوردہ مناظر ہوئے ہیں وہ سبھی غیر مقلد تھے۔ رہی یہ بات کہ مرزا کو مناظر بنا کر لانے والے بھول پن کا شکار تھے۔ اس سے ان کا بھول پن ظاہر تو نہیں ہوتا۔ البتہ آپ کے تعصب یا جہالت میں کوئی کمی باقی نہیں رہ گئی۔ ورنہ مناظرہ اور پھر مناظر کے انتخاب میں غلط فہمی تم نے بھی آج تک کبھی کسی مقابل کے سامنے غیر دیوبندی کو مناظرہ کرنے کے لئے کھڑا کیا ہے صرف ایک ہی مثال پیش کرو۔ ولن تفعلوا۔

کیا یہ ممکن ہے کہ بٹالہ کے تمام حنفی کم عقل تھے اور ان کو اتنا بھی شعور نہیں تھا کہ وہ اس نازک ترین موقعے پر اپنے مخالف کے سامنے اس پارٹی کا فرد جس سے وہ مناظرہ کر رہے ہیں لے آئیں اور ان تمام میں کسی کو بھی یہ پتہ نہ چل سکا کہ مرزا تو غیر مقلد تھا ہم کسی مقلد کو مناظرہ کے لئے میدان میں لائیں۔

نہیں ان کو مرزا کے حنفی ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں تھا وہ اس لئے کہ مرزا خاندانی حنفی تھا اسی خاندانی نسبت سے بٹالہ کے حنفیوں نے مرزا کو حنفی ہونے کے ناطے سے دعوت دی کہ یہ پرانا حنفی ہے اسے اختلافی مسائل پر کما حقہ عبور حاصل ہے۔ لہذا مناظرے میں مناسب رہے گا۔

آپ کا ایک حنفی بھائی۔ سیف چشتیائی کے مقدمہ میں لکھتا ہے۔

مرزا کے آباؤ واجداد حنفی المذہب مسلمان تھے [1]

مرزا کے خلیفہ اول حکیم نوردین سے مرزا کا فقہی مسلک دریافت کیا جاتا ہے تو نوردین اس کا جواب ان الفاظ میں دیتا ہے۔

حضرت مرزا صاحب اہل سنت والجماعت خاص کر حنفی المذہب تھے اسی طائفہ ظاہرین میں سے تھے [2]

---

[1] مقدمہ چشتیائی ص۳ [2] ملفوظات ص۵۴

میرے دل کو دیکھ کر میری وفا کو دیکھ کر

بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

حنفی متنبی۔

قیامت خیز افسانہ ہے پر درد و الم میرا

نہ کھلواؤ زبان میری نہ اٹھواؤ قلم میرا

تمام امت مسلمہ میں قدیم سے اس بارے میں اتفاق چلا آرہا ہے کہ امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں آپ کے بعد جو بھی نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ کاذب اور دجال ہوگا۔ یہ ایک ایسا اجتماعی عقیدہ ہے جس کے بارے میں کسی مسلمان کو نہ اختلاف ہے اور نہ ہو سکتا ہے۔ لیکن کیا کیا جائے تقلید نامسدید کا ؟ اس کے دامن میں سوائے خار کے اور کیا ہے۔ اماموں کے بارے میں غلو نے اس اجتماعی عقیدہ کو بھی زک پہنچانے میں کوئی دقیقہ فرد گذاشت نہیں کیا۔ پھر فقہ حنفی الامان والحفیظ۔

جب سے یہ مذہب معرض وجود میں آیا ہے اس وقت سے لیکر آج تک اسلام میں جو بھی دلگداز فتنہ برپا ہوا اس نے ہی اس عراقی وکوفی فقہ کے دامن میں پرورش پائی۔ مرتدئیت۔ پرویزیت۔ مرجیئت۔ نیچریت اور خلق قرآن سبھی اسی کی شاخیں ہیں۔ چنانچہ اسی فقہ کے بعض ماننے والوں نے عقلی موشگافیوں میں کھو کر ختم نبوت کے مسئلہ کو بھی اپنے افکار کا تختہ مشق بنایا۔

ملا علی قاری شارح مشکوٰۃ خاتم النبین کے معنی کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں

اذا لمعنیٰ انہ لا یاتی نبی بعدہ ینسخ ملتہ ولم یکن من امتہ [1]

---

[1] الموضوعات الکبیر صفحہ ۱ طبع نور محمد

کہ اس کا یہ معنیٰ ہے کہ آپ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا جو آپ کی ملت کو منسوخ کر دے اور وہ امت محمدیہ سے بھی نہ ہو۔

ملا علی قاریؒ کے بیان سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ

۱۔ خاتم النبیین کا معنیٰ یہ ہے کہ کوئی نیا صاحب شریعت نبی نہیں آسکتا۔

۲۔ کوئی امت محمدیہ سے باہر کا فرد نبوت کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔

۳۔ اگر وہ شریعت منسوخ نہ کرے۔

۴۔ یا وہ امت محمدیہ سے خود کو شمار کرتا ہو تو ان کے نزدیک وہ خاتم النبیین کے منافی نہیں ہوگا۔

تم اور مرزائی بقول شاعر۔

بہت مشکل پڑے گی برابر کی چوٹ ہے

آئینہ دیکھے گا ذرا دیکھ بھال کر

مرزا بھی تو یہی کہتا ہے کہ میں با تبع اور ظلی نبی ہوں کوئی نئی شریعت لے کر نہیں آیا۔

۲۔ بانی مدرسہ دیوبند مولانا قاسم نانوتوی حنفی دیوبندی لکھتے ہیں۔

بالفرض بعد زمانہ نبوت بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہیں آئے گا[1]

مولانا نانوتوی نے اپنے حضرت ملا علی قاری کی تائید فرما دی کہ اگر بالفرض اب بھی کوئی نیا نبی آجائے تو خاتم النبیین میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔

مزید فرماتے ہیں۔

آپ کے زمانہ میں بھی کہیں کوئی اور نبی ہو تو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور

---

[1] تحذیر الناس ص۳۴

باقی رہتا ہے [1]

مولانا نے وضاحت فرمادی کہ آپ کی موجودگی یا بعد میں بھی کوئی نبی آجائے تو تب بھی آپ کے خاتم النبیین ہونے میں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ اور آپ خاتم الانبیا ہی ٹھہریں گے۔

۴۔ ایک اور حنفی بزرگ کی شہادت سے بھی محظوظ ہوتے جائیے

جو رسالہ انوار الصوفیہ نمبر ۳ بابت ۱۹۱۴ء صفحہ ۱۳ میں مرقوم ہے فرماتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی تعلیم اور ان کے برکات کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔ کہ جو شخص آپ کی کامل اتباع کرتا ہے اسے خدا تعالیٰ ظلی نبوت کے انوار سے منور فرما کر تبلیغ و تلقین خلق اللہ کا منصب عطا کر کے خلیفہ یا نائب بنا کر دین محمدی کی حمایت کے لئے مامور کرتا ہے ایسے بزرگ ہر زمانہ میں موجود رہے اور ہیں اور رہیں گے جنکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علماء امتی کا نبیاء بنی اسرائیل فرمایا ہے[1]

یہ بیان ایک صوفی المشرب حنفی کا ہے دیوبند علماء کی اکثریت بھی صوفی مشرب کی دلدادہ ہے۔ اس صوفی نے رسول اللہ کے بعد ظلی نبی کا ہر زمانے میں ہونے کا واضح اعلان فرمایا ہے اور یہی مرزا کا دعویٰ ہے۔

۵ اس سے بھی مستزاد مولانا احمد علی لاہوری فرماتے ہیں۔

مرزا غلام احمد اصل میں نبی تھے۔ لیکن میں نے ان کی نبوت کشید کر لی اور یہ نبوت اب مجھے وحی کی منفعتوں سے نواز رہی ہے[2]

مولانا رشید کا فتویٰ:۔

فرماتے ہیں۔ لفظ رحمۃ للعالمین صفت خاصہ رسول اللہ کی نہیں بلکہ دیگر اولیاء

---

[1] تحذیر الناس صفحہ ۱۸ یہ حدیث موضوع اور باطل ہے المقاصد الحسنۃ

[2] آئینہ حق و باطل صفحہ ۵

انبیاء اور علماء ربانیین بھی موجب رحمت عالم ہوتے ہیں لہ

جب حاجی امداد اللہ مہاجر مکی فوت ہوئے اور ان کی موت کی خبر مولانا رشید گنگوہی کو پہنچی تو آپ بار بار انکو رحمت للعالمین کہتے رہے ۲ہ

ختم نبوت کے مقفل دروازہ کو بعض اکابر دیوبند نے توڑنے کی کوشش کی۔ جس کی وجہ سے ان کے ایک حنفی ۳ بھائی کی ہمت بندھی اور اس نے جرأت وحوصلہ کر کے اس دروازہ میں گذرنے کی جسارت کی اور ملا علی قاری۔ قاسم نانوتوی مولوی احمد علی اور مولانا رشید گنگوہی کے اشارے کنائے اس کے معاون و مددگار ہوئے۔ اور وہ فقہ حنفی کی بیساکھیوں کے سہارے سفر کرتا رہا۔ آخر اس نے یہ اعلان کر ہی دیا کہ میں عیسیٰ ہوں۔ میں موسیٰ ہوں۔ میں محمد ہوں اور اس کے اس دعویٰ پر بھی اسکو حنفی بزرگ خواجہ غلام فرید کی کتاب فوائد فریدیہ معاون و ممد ثابت ہوئی۔

تجھ میں ایک وصف ہے واقف ہوں تیرے بھیدوں کا
تجھ میں دو عیب ہیں کذاب بھی ہے اور مکار بھی ہے ؟!

اچھا اب اجازت دیجیے تفصیلی ملاقات مفصل جواب میں ہوگی۔

محمد یحییٰ گوندلوی

۴ جنوری ۱۹۸۷ء

لہ فتاوی رشیدیہ ص۲۱۵ ۲ہ ملفوظات اشرفیہ ۳ہ مسیلمہ کذاب اور مرزا قادیانی میں ایک مناسبت یہ ہے کہ وہ نسبتاً حنفی تھا اور یہ مذہباً حنفی؟

زیر تحریر کتاب

ردمرزائیت اور مولانا بٹالوی

از قلم

مولانا محمد یحییٰ گوندلوی

مختصر خاکہ

مرزائیت کا نشوونما

علماء دیوبند کی بے بسی

مولانا بٹالوی کا تصادم

مرزا کے حریف اعظم

مرزا پر کفر کا فتویٰ

علماء دیوبند کا فتویٰ دینے سے انکار

شیخ الکل کی خدمات

مولانا بٹالوی کا خصوصی مشن

مرزا مغلوب اور مولانا بٹالوی فاتح۔

زیرِ تکمیل کتاب

کوفہ سے دیوبند تک

از قلم ———— محمد یحییٰ گوندلوی

جس کا اجمالی خاکہ یہ ہے :

محدثین اور فقہ — فقہ اہلحدیث

فقہاءِ عراق اور حدیث — فقہ حنفی اور انکارِ حدیث

فقہ حنفی اور انکارِ حدیث

فقہ حنفی اور تاویلِ حدیث

فقہ حنفی اور موضوع روایات

فقہ حنفی یا دین میں تحریف

محدثین کو بدنام کرنے کی سازش

حنفیت بچاؤ تحریک

علماءِ اہلحدیث ہند اور عمل بالحدیث کی بہار

ضرب شدید علی اہل التقلید

از

محمد یحییٰ گوندلوی

علماء دیوبند کی انگریز دوستی اور تقلید کی تباہ کاریوں

پر لاجواب کتاب

[illegible] تقلید اور مذہب محمدی کے خد و خال پر لاجواب کتاب

مقلدین ائمہ کی عدالت میں

تالیف محمد یحییٰ گوندلوی

جس کا دوسرا ایڈیشن عنقریب شائع ہو رہا ہے

موضوع روایات تاریخ و اسباب

از مولانا محمد یحییٰ گوندلوی

موضوع روایات کے اسباب اور واضعین حدیث کے متعلق معلوماتی مقالہ

دین تصوف جزء اوّل

تصوف اور اس کے خرافات پر نہایت معلوماتی اور علمی کتاب

از مولانا محمد یحییٰ گوندلوی

جامعہ رحمانیہ اہلحدیث قلعہ دیدار سنگھ ∴ ادارہ اشاعۃ الحدیث محلہ اسلام آباد گوندلانوالا

جامعہ رحمانیہ اہل حدیث (رجسٹرڈ)

جامعہ رحمانیہ کی بنیاد ۱۹۸۳ء کو زیر سرپرستی مولانا چراغدین رکھی گئی۔

جامعہ رحمانیہ حفظ و ناظرہ اور درس نظامی کی تعلیم کا مرکز

جامعہ رحمانیہ بیرونی طلباء کے قیام و طعام اور علاج کتب اور دیگر ضروریات کا کفیل ہے.

جامعہ رحمانیہ کو پانچ مخلص اساتذہ ... کی خدمات حاصل ہیں

جامعہ رحمانیہ میں اس وقت طلباء کی تعداد ڈیڑھ سو سے متجاوز ہے.

جامعہ رحمانیہ کا آئندہ پروگرام طالبات کے لئے درس نظامی کا اجراء

جامعہ رحمانیہ میں طلباء کی علمی استعداد بڑھانے کیلئے شعبہ نشر و تالیف بھی قائم ہے۔

لہذا

آپ اپنے ہونہار بچوں کو دینی تعلیم سے آراستہ کرانے کے لئے

جامعہ رحمانیہ اہلحدیث

میں داخل کروائیں۔

المعلن

ناظم جامعہ رحمانیہ اہلحدیث رجسٹرڈ

قلعہ دیدار سنگھ ضلع گوجرانوالہ